www.KitaboSunnat.com

حدیث وسنت

تحریر: ڈاکٹر ابو مجاہد عبد العزیز القاری
ترجمہ: حافظ حسن مدنی

قرآن کی متعدد قرآءات کو ثابت کرنے والی جملہ احادیث کی تخریج اور جائزہ

ایک زبان جب مختلف علاقوں اور قبائل میں پھیلی ہو تو بسا اوقات اس کے بعض الفاظ کے استعمالات اور لہجوں میں اتنا فرق واقع ہو جاتا ہے کہ ایک جگہ کے رہنے والوں کے لئے دوسری جگہ والوں کے لہجوں میں بات کرنا بڑا مشکل محسوس ہوتا ہے' جیسا کہ دہلی کی اردو اور لکھنؤ کی اردو کا حال ہے۔ جب قرآن مجید دورِ نبوت کے مشہور قبائل.. قریش' ہذیل' تمیم' ربیعہ' ہوازن اور سعد بن بکر میں پھیلا تو ان کی زبان عربی میں کئی فرق پائے جاتے تھے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے قرآن کریم کو سات حروف (لغات ولہجات) میں اتارنے کی ایک اہم حکمت یہ بھی تھی کہ اس کے پہلے مخاطبین ایک ہی لہجے کے تکلف کا شکار نہ ہوں۔ البتہ جب بعد ازاں لوگوں کے مختلف انداز سے کلام حکیم کو پڑھنے سے مغالطے پیدا ہونے لگے' تو حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تمام حروف کو یکجا جمع کرنے اور محفوظ رکھنے کا سرکاری سطح پر اہتمام فرمایا' اگرچہ رسم الخط میں قریش کے رویے کو ترجیح دی۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ آج بھی مطبوعہ قرآنوں میں کئی لفظوں کو اپنے حروف میں لکھ کر بعض حروف کے اوپر دوسرا حرف بھی ڈال دیا جاتا ہے' جس کا مقصد یہ ہے کہ اس حرف کی جگہ وہ بھی پڑھا جا سکتا ہے۔ جیسے "سورۂ غاشیہ" کی آیت "لست علیھم بمصیطر" میں "ص" کے اوپر "س"...

چونکہ اس زمانہ میں عربی کتابت نقاط وحرکات سے خالی ہوتی تھی' اس لئے ایک ہی نقش میں متنوع قراءتوں کے ہونے کی گنجائش موجود تھی' لیکن بعد میں جب لفظوں اور حرکتوں سے متنوع شکلوں کا فرق واضح ہونے لگا' تو قرآن مجید بھی علیحدہ علیحدہ قراءتوں میں شائع ہونے لگے۔ اسی طرح دنیا کے مختلف خطوں میں مخصوص قراءتیں رائج ہوئیں۔ چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ مشرق (برصغیر پاک وہند' وسط ایشیا اور ایران وعراق سمیت شرق اوسط) میں جس طرح "قرآءت امام عاصم کوفی.. بروایت حفص" مروج ہے' اسی طرح قرون وسطیٰ کے مغرب (شمالی افریقہ تا اندلس) میں "قرآءت امام نافع مدنی.. بروایت ورش" عام ہے۔ دنیا بھر میں ان دو قراءتوں کے علاوہ دیگر قرآءات میں بھی قرآن مجید مشہور نشریاتی اداروں کی طرف سے مسلمان حکومتوں کے اہتمام میں چھپتے آرہے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

یہ بھی واضح رہے کہ قرآن کریم میں کتابت کی بجائے اصل "تلاوت" ہے' لہٰذا خلیفہ راشد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے ماہرین قرآءات کے ساتھ "مصحف امام" کی نقول مختلف جہات میں روانہ فرمائی تھیں اور آج تک انہی قراء کے حوالہ سے متعدد قرآءات کی متواتر روایت نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک نہ صرف محفوظ و مصئون ہیں' بلکہ ہر زمانہ میں لاکھوں قاری اپنی مخصوص قراءتوں میں انکی تلاوت کرتے ہیں اور دوسروں کو حفظ کرانے کا اہتمام بھی کرتے ہیں۔ اس سلسلے میں علمی اور تحقیقی کام بھی بہت وسیع و عریض ہے۔

مغرب کے سیاسی اور فکری غلبے کے نتیجے میں جب مسلمانوں کے دین و ایمان سے متعلقہ علوم پر بھی مستشرقین نے یلغار کی' تو انہیں "محمد" صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت و سیرت کا کمال اور قرآن کریم کی حفاظت کا اعجاز بہت کھٹکا' کیونکہ دنیا بھر میں "قرآن" کے علاوہ کسی الہامی کتاب کی اس طرح انتہائی حفاظت و قرءات کا تو دعویٰ بھی نہیں کیا جا سکتا تھا۔ چنانچہ بہت سوں نے سیرت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں شبہات پھیلائے تو دوسروں نے قرآن کی قراءتوں کو مختلف بتا کر اشکالات پیدا کرنے کی کوشش کی۔ حالانکہ قرآءات کا تنوع قرآن کے اعجاز ہی کا ایک پہلو ہے' اس میں اختلاف کا تضاد ممکن ہی نہیں۔

چونکہ دور حاضر مسلمانوں کے علمی انحطاط کے ساتھ ساتھ ایمان و عقیدہ کی کمزوری سے بھی دوچار ہے' لہٰذا بعض نام نہاد اہل علم.. مغرب کے پھیلائے ہوئے شکوک و شبہات سے متاثر ہوئے ہے اور انہوں نے ایک طرف جہاں آزادی تحقیق کے نام پر سنت و حدیث کا انکار کر دیا یا سنت و حدیث کو الگ الگ کر کے استخفاف حدیث کا رویہ اپنایا' تو دوسری طرف قرآنی علوم کی وسعت سے ناواقفی کی بناء پر اپنے ملک میں رائج قراءت کے علاوہ دوسری متواتر قرآءتوں کا انکار کر دیا' حالانکہ کتنی بڑی بوالعجبی ہے کہ قرآن جیسی عالمگیر کتاب کو اپنے علاقہ تک مخصوص کر لیا جائے۔ تاہم ان سب کچھ کمزوریوں کے باوجود اللہ تعالیٰ نے اپنے "ذکر" کی حفاظت کی ذمہ داری خود لی ہے' چنانچہ ان فتنوں کے ساتھ ساتھ اللہ کے بندوں کی طرف سے ان کی حفاظت کے لئے ادنیٰ سے اعلیٰ مساعی مسلسل ہوتی رہتی ہیں۔ برصغیر پاک و ہند میں تجوید قرآءات کے سینکڑوں مدرسے کسی سرکاری سرپرستی کے بغیر تو یہ کام کر ہی رہے ہیں' علاوہ ازیں سرکاری اہتمام میں جامعہ ازہر اور مدینہ یونیورسٹی کے "تجوید و قرآءات" کے شعبے خصوصی طور پر قابل ذکر ہیں۔

مجلس تحقیق الاسلامی (جس کا آرگن مجلہ "محدث" ہے) مذکورہ بالا فتنوں کے بارے میں بڑی حساس ہے۔ لہٰذا جہاں "محدث" کے ذریعے منکرین حدیث کے شبہات کے ازالے کے لئے علمی محاسبہ کا فریضہ انجام دیتی رہتی ہے' وہاں قرآنی علوم (جن کا شاہکار متنوع قرآءتوں کا معجزہ ہے) کے تعارف کے

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

لئے بھی کوشاں ہے۔ اسی سلسلے کی ایک عملی شکل مجلس سے متعلقہ تعلیمی ادارے "جامعہ لاہور الاسلامیہ" کے زیر اہتمام مدینہ یونیورسٹی کی طرز پر چند سال قبل "کلیہ القرآن الکریم والعلوم الاسلامیہ" کا اجراء کیا گیا ہے' جہاں کتاب وسنت اور عربی لغت کے مروجہ علوم کے علاوہ علم قرآءات سے وابستہ جملہ علوم القرآن کا تخصص کرایا جاتا ہے۔

زیر نظر مقالہ مدینہ یونیورسٹی کے شعبہ کلیہ القرآن کے سابق سربراہ شیخ عبدالعزیز القاری (ابو مجاہد) کی محنت شاقہ کا ثمر ہے' جس میں قرآن مجید کے سات حروف کے بارے میں وارد احادیث کی تحقیق' سات حروف سے مراد' سات حروف کا مروجہ قرآءات سے تعلق وغیرہ.. مباحث کو ائمہ ومحدثین کی تائید سے پیش کیا گیا ہے۔ جس کا پہلا حصہ جو اس سلسلے میں وارد ہونے والی جملہ احادیث صحیحہ کی تحقیق پر مشتمل ہے' ہدیہ قارئین ہے۔ بقیہ دو حصے آئندہ... ان شاء اللہ۔ (ح۔م)

حدیث "سبعہ احرف" کا شمار چند اہم اور عظیم احادیث میں ہوتا ہے۔ جملہ حفاظ حدیث اس کے متواتر ہونے پر متفق ہیں۔ ائمہ دین نے اس حدیث کو اپنی کتابوں میں مسلسل ذکر کیا ہے اور حدیث کی کوئی کتاب بھی اس کے ذکر سے خالی نہیں۔

زیر نظر حدیث کی تخریج کرنے والے محدثین عظام:

اس حدیث کی تخریج امام المحدثین بخاری' مسلم' ترمذی اور نسائی نے اپنی سنن نیز عمل الیوم واللیلہ میں' امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں' امام مالک نے اپنی مؤطاء میں اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں کی ہے۔ علاوہ ازیں ابو عبید القاسم بن سلام "فضائل القرآن" میں' ابوداؤد الطیالسی' امام احمد اور ابو یعلیٰ اپنی اپنی مسانید میں اور عبدالرزاق اپنی "مصنف" میں اس کو روایت کرتے ہیں۔ امام طبرانی "الاوسط" اور "الکبیر" میں جبکہ امام طحاوی متعدد طُرق سے "مشکل الاثار" میں' ابن جریر اپنی تفسیر کے مقدمہ میں' بیہقی اپنی "سنن" میں اور حاکم اپنی "مستدرک" میں اس کو نقل کرتے ہیں۔

اسی طرح حافظ ابن کثیر نے "فضائل القرآن" میں اس کے طرق کی تحقیق اور اس بارے میں وارد ہونے والی جملہ احادیث کو شمار کیا ہے۔ حافظ ابن حجر نے "فتح الباری" میں اور ابن قتیبہ الدینوری نے "مشکل القرآن" میں حدیث سبعہ احرف کی مفصل تشریح وتوضیح کی ہے۔

شیخ ابو الفضل عبدالرحمٰن بن احمد بن حسن بن بندار بن ابراہیم الرازی العجلی المقری ۱؎ (متوفی: ۴۵۴ھ) نے ایک مستقل کتاب میں صرف اسی حدیث کی جملہ روایات جمع کرنے کے ساتھ ساتھ تفصیل سے ان کی شرح کی ہے۔ علامہ ابن تیمیہ فرماتے ہیں ۲؎ کہ ابو محمد عبدالرحمٰن بن اسمٰعیل ۳؎ المعروف "بابن شامہ" (متوفی: ۶۶۵ھ) نے بھی اسی حدیث پر ایک مستقل کتاب تصنیف کی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابو مجاہد (صاحبِ مضمون) کا کہنا ہے کہ مجھے بھی ۴۰۰ صفحات کے لگ بھگ، دو جلدوں میں حافظ یوسف بن عبد الہادی کی ایک کتاب "ہدایۃ الانسان الی الاستغناء بالقرآن" ملاحظہ کرنے کا اتفاق ہوا ہے، جس میں ابن شامہ سے بکثرت اقوال اور تحقیقات مذکور ہیں۔ اور اس کتاب کے مصنف کے بقول "ابن شامہ کی "حدیثِ سبعہ احرف" پر ایک مستقل تصنیف ہے جو "المرشد" کے نام سے موسوم ہے"۔

ابنِ شامہ کی اسی تصنیف کی طرف امام محمد بن جزری المقری (صاحب "النشر") نے بھی اشارہ کیا ہے، جیسا کہ اپنی کتاب میں حدیث الاحرف السبع روایت کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ "علامہ ابن شامہ نے بھی اس کے بارے میں ایک جامع کتاب تالیف کی ہے" ۴۔ (۱)

حدیث الاحرف السبع پر مستقل تصنیف کرنے والوں میں خود ابن جزری کا نامِ نامی بھی شامل ہے۔ قراءات کی مشہور ترین کتاب "النشر" میں آپ نے ذکر کیا ہے کہ مجھے بھی اس حدیث کے طرق کے تتبع کی سعادت حاصل ہوئی ہے اور ان طرق کو میں نے ایک مستقل جز میں جمع کر دیا ہے۔ ۵

حدیث کو روایت کرنے والے صحابہ کرامؓ

حدیث "الاحرف السبع" کو صحابہ کرام میں سے امیر المومنین عمر بن خطاب، عثمان بن عفان، علی بن ابی طالب، ابی بن کعب، عبداللہ بن مسعود، ابو ہریرہ، معاذ بن جبل، ہشام بن حکیم بن حزام عبداللہ بن عباس، عمرو بن عاص، حذیفہ بن یمان، عبادہ بن صامت، سلیمان بن صرد الخزاعی، ابو بکر انصاری، ابو طلحہ انصاری، انس بن مالک (بواسطہ ابی بن کعب)، سمرہ بن جندب، ابو جہیم انصاری عبدالرحمن بن عوف اور ام ایوب انصاریہ رضی اللہ عنہم نے روایت کیا ہے۔

اسی طرح عبدالرحمن بن عبد القاری اور مسور بن مخرمہ نے بھی بالواسطہ اس حدیث کو روایت کیا ہے، اس حدیث کو روایت کرنے والے صحابہ کی مجموعی تعداد ۲۲ سے زائد ہے۔

زیر نظر حدیث کو صحابہ کرام سے بے شمار تابعین اور ائمہ حدیث کی ان گنت تعداد نے متعدد اسانید و طرق سے روایت کیا ہے۔ ذیل میں ہر ایک صحابی سے روایت کرنے والے محدثین اور رواۃ کے اجمالی بیان کے ساتھ اس سے نقل ہونے والی روایت کے متن و سند میں اختلاف اور اس

---

(۱) ترجمته فی غاية النهاية (۱/۳۶۱)

(۲) ترجمته فی غاية النهاية (۱/۳۶۵)　　(۵) النشر فی القراءات العشر (۱/۱۹)

(۳) مجموع الفتاوى لابن قاسم (۱۳/۳۸۹)

(۱) ۴۔ ۱۳۹۵ھ میں یہ کتاب "المرشد الوجیز الی علوم تتعلق بالقرآن العزیز" کے نام سے طبع ہو چکی ہے۔ نیز استاد طیار آلتی قولاج نے اس پر تحقیق فرمائی ہے جو کہ تاحال "مخطوط" ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کے متعدد طرق کا ایک مختصر جائزہ پیش کیا جاتا ہے تاکہ جملہ وارد شدہ احادیث، متن اور سند کے اختلافات اور متعدد طرق کو ایک خاص ترتیب سے ذکر کر دیا جائے جس سے قاری کے لئے آئندہ بھی ان سے استفادہ ممکن ہو سکے۔

حدیث عمر بن الخطاب و هشام بن حکیم بن حزام

تین طرق سے کتب احادیث میں مذکور ہے:

(1) امام محمد بن شہاب زہری کے طریق سے جنہوں نے عروہ بن زبیر سے روایت کی ہے اور عروہ نے عبدالرحمن بن عبد القاری اور مسور بن مخرمہ سے اس حدیث کا سماع کیا۔

جب کہ امام زہری سے مالک بن انس ۶۔ (امام دارالہجرہ)، عقیل بن خالد ۷۔، معمر بن راشد الازدی ۸۔، یونس بن یزید مولیٰ معاویہ بن سفیان ۹۔، عبدالرحمن بن عبد العزیز الانصاری ۱۰، فلیح بن سلیمان الخزاعی ۱۱۔ اور شعیب بن حمزہ ۱۲۔ نے اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

(2) اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ کے طریق سے: جو کہ اس طرح ہے... اسحٰق بن عبداللہ عن ابیہ عن جدہ عن عمر رضی اللہ عنہ۔ ۱۳۔

(3) عبیداللہ بن عمر کے طریق سے: بروایت عبیداللہ بن عمر عن نافع عن ابن عمر عن عمر بن الخطاب۔ ۱۴۔

۶۔: موطا میں صفحہ (۲۰۱/۱) پر... علاوہ ازیں مسلم، نسائی اور ابو عبید نے "فضائل القرآن" میں، جب کہ طحاوی نے "مشکل الآثار" میں اس کی تخریج کی ہے۔

(۷) اخرج روایته البخاری وأبوعبید والطحاوی .

۸۔: عبدالرزاق نے اپنی "مصنف" میں اس کی تخریج کی ہے۔ مسلم، نسائی اور ترمذی نے بھی عبدالرزاق سے ہی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

(۹) أخرج روایته مسلم والنسائی وابن جریر وأبو عبید والطحاوی .

(۱۰) أخرج روایته الطحاوی .

(۱۱) أخرج روایته الطیالسي في مسنده .

(۱۲) أخرج روایته أبو عبید .

(۱۳) أخرج الحدیث من طریقه ابن جریر في تفسیره (۲۵/۱)

۱۴۔: ابن جریر نے اپنی تفسیر میں، اس حدیث کو اپنے ہی طریق سے روایت کیا ہے لیکن اس کی سند میں ضعف پایا جاتا ہے جو کہ راوی عبداللہ بن میمون القدام کے بارے میں ہے کہ وہ "متروک" ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

"ابن شہاب زہری" کے طریق سے متنِ حدیث:

اس حدیث کا متن صحیح بخاری میں مسور بن مخرمہ اور عبدالرحمن بن عبدالقاری کی سند سے یوں ہے:

حضرت عمر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کی حیات طیبہ میں ہشام بن حکیم کو سورہ فرقان پڑھتے ہوئے سنا

---(عبدالرزاق سے بروایت معمر یہ منقول ہے کہ میں ہشام بن حکیم کے قریب سے گزرا جو کہ نبی اکرم ﷺ کی حیات میں سورہ فرقان تلاوت کر رہے تھے)

میں نے ہشام کی قراءت کو جب غور سے سنا تو معلوم ہوا کہ وہ متعدد الفاظ اس طور قراءت کر رہے ہیں جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے نہیں سکھائے تھے۔

---(نسائی سے بروایت معمر یہ الفاظ منقول ہیں کہ انہوں نے ایسے حروف پر پڑھا جو نبی اکرم ﷺ نے مجھے نہیں سکھائے تھے)

حضرت عمر کہتے ہیں میں ہشام کو نماز میں ہی (جھپٹ کر) روک لینے پر تیار ہو گیا۔

---(مالک کی روایت میں ہے: میں قریب ہوا کہ اس کی طرف جلدی کروں)۔

حضرت عمر کہتے ہیں: میں نے بمشکل اپنے آپ کو اس فعل سے روکے رکھا حتیٰ کہ جیسے ہی ہشام نے سلام پھیرا تو میں ان کے لباس سے کھینچتے ہوئے ان کو نبی اکرم ﷺ کی طرف لے چلا۔

---(مالک کی روایت میں ہے: میں نے ان کو سلام پھیرنے تک کی مہلت دی اور معمر کے الفاظ میں: میں ان کو دیکھتا رہا حتیٰ کہ انہوں نے سلام پھیر لیا....ابن عبید کی روایت میں ہے: میں نے انہیں ان کے کپڑوں سے پکڑا)

پھر میں نے ہشام سے سوال کیا کہ آپکو یہ سورہ مبارکہ اس طرز پر کس نے سکھائی ہے (جس طرح میں نے ابھی آپ سے سنی ہے)۔ انہوں نے جواب دیا کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے ایسے ہی سکھایا ہے تو میں نے کہا کہ تم غلط بیانی کرتے ہو کیونکہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے یہی سورت اس طریقے پر نہیں پڑھائی جس پر میں نے تمہیں سنا ہے

---(معمر اور یونس کی روایت میں: "تم نے غلط کہا ہے..." اللہ کی قسم نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے بھی یہ سورت سکھائی ہے جو ابھی تم تلاوت کر رہے تھے)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں انہیں رسول اللہ کی طرف لے چلا۔ (وہاں جا کر رسول اکرم ﷺ سے) میں نے کہا: مجھے اس شخص سے ایسے طریقہ پر سورہ فرقان سننے کا اتفاق ہوا ہے جس پر آپ ﷺ نے مجھے یہ سورت نہیں پڑھائی۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

نبی اکرم نے مجھے فرمایا: ہشام کو چھوڑ دو اور ہشام تم پڑھو۔ تب ہشام نے اسی طرح تلاوت کی جس طرح میں نے ہشام سے سنا تھا۔ نبی اکرم ﷺ نے کہا: "یہ سورت اسی طرح نازل کی گئی ہے"

۔۔۔(معمر اور یونس کی روایت میں اور مالک سے دو مقام پر یہ الفاظ ہیں: ھٰکذا انزلت)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر نبی کریم ﷺ نے مجھے پڑھنے کا حکم دیا۔ میں نے اس طرز پر قراءت کی جس پر آپ نے مجھے سکھایا تھا۔ تو نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "اسی طرح (بھی) نازل کی گئی ہے۔ یہ قرآن مجید سات حروف پر نازل کیا گیا ہے لہٰذا جو حرف تمہیں آسان معلوم ہو' اس پر قرآن کی تلاوت کرو"۔

۔۔۔(معمر کی روایت میں ہے: "تم ان سے پڑھو جو بھی تمہیں میسر ہو" اور یونس کی روایت میں: "ان سات حروف سے اس پر پڑھو جو تمہیں میسر ہو")۔

ابو عبید نے بروایت عقیل ان الفاظ کو مزید نقل کیا ہے کہ ابن شہاب نے سبعہ احرف کے بارے میں کہا کہ یہ سب قراءات ایک ہی بات اور حکم ثابت کرتی ہیں جس میں ان قراءتوں کے اختلاف کی وجہ سے معنی یا مراد میں کوئی اختلاف واقع نہیں ہوتا۔ حدیث ابن عباس میں امام مسلم نے بھی ابن شہاب زہری سے یہ اضافہ نقل کیا ہے: "مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یہ سات حروف ایک ہی حکم کو ثابت کرتے ہیں اور کسی شے کے حلال و حرام ہونے میں باہم مختلف نہیں ہوتے"۔

"اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ" کے طریق سے متن حدیث:

ابن جریر کی روایت میں (جو کہ "عن اسحٰق بن عبداللہ بن ابی طلحہ عن ابیہ عن جدہ" کے طریق سے ہے) مذکور ہے[15]۔ کہ ایک شخص نے عمر بن خطاب کے پاس قراءت کی تو آپ پر کچھ تغیرات کے ساتھ پڑھا۔ حضرت عمر نے دریافت کیا کہ میں نے جب نبی اکرم ﷺ پر قراءت کی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو مجھے یہ تغیرات نہ بتلائے۔ راوی کہتے ہیں کہ دونوں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جھگڑا کرتے ہوئے پہنچ گئے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ نے مجھے فلاں فلاں آیت نہیں پڑھائی تھی؟ آپ ﷺ نے جواب دیا: ہاں کیوں نہیں۔ راوی کہتا ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دل میں کچھ کھٹکنے لگا جو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ رضی اللہ عنہ کے چہرہ سے پہچان لیا لہٰذا آپ کے سینے پر تین مرتبہ ہاتھ مار کر کہا: شیطان کو اپنے سے دور کر! پھر فرمایا: قرآن (میں) یہ سب عین صواب ہے' جب تک کہ تو رحمت کو عذاب اور عذاب کو رحمت سے نہ تبدیل کرے۔

---

(۱۵) تفسیر ابن جریر (۱: ۳۰)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اس روایت کی اسناد صحیح ہیں اور یہ بتاتی ہے کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ بھی وہی کچھ پیش آیا جو کہ ابی بن کعب کے ساتھ ہوا (جس کی تفصیل آگے ذکر ہوگی) اور اس زیادتی کو ماسوائے اسحق کے کسی نے ذکر نہیں کیا

حدیث عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ

ابو منہال سیار بن سلامہ روایت کرتے ہیں کہ ہمیں یہ بات پہنچی: ایک دن حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے منبر پر فرمایا: اللہ تعالیٰ اس آدمی کو یہ بات یاد دلائے جس نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بلاشبہ قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے اور سب کے سب حروف شفا دینے والے اور کفایت کرنے والے ہیں"۔

سامعین میں سب حضرات کھڑے ہو گئے، حتی کہ ان کی تعداد گنتی سے باہر ہو گئی۔ ان سب نے گواہی دی کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے یہی الفاظ اپنی زبان مبارک سے ادا فرمائے تھے تب حضرت عثمان نے کہا کہ "میں بھی ان کے ساتھ گواہی دیتا ہوں"۔[16]

اس روایت کو ابو یعلیٰ نے بھی اپنی مسند میں ابو منہال سے روایت کیا ہے جب کہ ہیثمی کا کہنا ہے کہ اس کی سند میں ایک راوی نامعلوم ہے۔

ابو مجاہد (صاحب مضمون) کہتے ہیں کہ یہ نامعلوم شخص ابو منہال اور حضرت عثمان بن عفان کے مابین ہے کیونکہ ابو منہال کی آپ رضی اللہ عنہ سے ملاقات نہیں۔

ابو منہال سیار بن سلامہ نے ... ابو برزہ اسلمی، براء سلیطی، اپنے والد سلامہ، ابو العالیہ ریاحی اور ابو مسلم الجرمی سے متعدد روایات نقل کی ہیں اور ثقہ ہونے کی وجہ سے اس کی روایات اور احادیث کتب ستہ میں بھی موجود ہیں۔

حدیث علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ

آپ رضی اللہ عنہ کی حدیث کو ابو الفضل رازی نے "عاصم بن ابی النجود، اس نے زر بن حبیش سے، اس نے عبد اللہ بن مسعود" کے طریق سے روایت کیا ہے کہ حضرت علی بن ابی طالب نے فرمایا کہ اللہ کے رسول تمہیں حکم دیتے ہیں: کہ "ویسے قراءت کرو جیسے تمہیں سکھایا گیا ہے"[17] ہرچند کہ یہ حدیث سبعہ حروف کے بارے میں صریح نہیں، لیکن آپ رضی اللہ عنہ کے قول .. "ان تقرءوا" کا مفہوم یہ ہے کہ تم پڑھو (یعنی سات حروف سے) جس طرح تمہیں سکھایا گیا ہے کیونکہ وجہ اختلاف ان کے مابین سبعہ حروف کے سلسلے میں ہی تھی۔ یہ حدیث احمد اور ابن جریر نے بھی روایت کی ہے۔

---

(۱۶) مجمع الزوائد (۷:۱۵۲)　(۱۷) کتاب الرازی فی الأحرف السبعة (مخطوط) ص۳.

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حضرت ابی بن کعب کی احادیث

آپ رضی اللہ عنہ سے تین احادیث درج ذیل پانچ طرق سے کتب حدیث میں مروی ہیں:-
طریق عبدالرحمن بن ابی لیلی، سلیمان بن صرد الخزاعی، عبداللہ بن عباس، انس بن مالک اور زر بن حبیش الاسدی۔

حدیث اول:

اس حدیث کی تخریج کرنے والے ائمہ حدیث ان گنت ہیں جن میں سے معروف ائمہ کی اسانید ترتیب سے درج ذیل ہیں:

امام مسلم نے "اسمٰعیل (۱) بن ابی خالد عن عبداللہ بن عیسیٰ بن عبدالرحمن بن ابی لیلیٰ عن جدہ" کی سند سے اس حدیث کو اپنی صحیح میں درج کیا ہے ۱۸۔ جبکہ امام نسائی نے "معقل (۲) بن عبیداللہ عن عکرمہ عن سعید بن جبیر عن ابن عباس عن ابی" اور "حمید الطویل (۳) عن انس عن ابی" کی اسناد سے اس حدیث کو روایت کیا ہے ۱۹۔

علاوہ ازیں اسی حدیث کو ابن جریر "عبیداللہ بن عمر (۴) عن سیار ابی الحکم عن عبدالرحمن بن ابی لیلی مرفوعا" "عبیداللہ (۵) بن عمر عن ابن ابی لیلی عن ابی" اور "وکیع (۶) عن اسمٰعیل بن ابی خالد عن عبداللہ بن عیسیٰ" کی تین مختلف سندوں سے روایت کرتے ہیں۔ اسی طرح ابن جریر نے اپنی روایت سے بھی (جو کہ محمد بن ابی لیلی عن الحکم عن ابن ابی لیلی (۷) کے طریق سے ہے) اس حدیث کو نقل کیا ہے ۲۰۔

مزید برآں محمد بن فضیل (۸)، ابن نمیر (۹) اور محمد بن یزید الواسطی (۱۰) میں سے ہر ایک نے بطریق "اسمٰعیل بن ابی خالد عن عبداللہ بن عیسیٰ" اس حدیث کی اپنی کتاب میں تخریج کی ہے۔ اسی طرح ابن ابی عدی (۱۱) اور محمد الزعفرانی (۱۲) سے بھی بطریق "حمید الطویل عن انس عن ابی" یہ حدیث ابن جریر نے روایت کی ہے۔ امام احمد (۱۳) نے بھی حمید سے اس کو نقل کیا ہے ۲۱۔

ابو عبید (۱۴) نے یحییٰ بن سعید (۱۵) اور یزید بن ہارون عن حمید کی سندوں سے .... ابو عبید اور ابن جریر، دونوں نے بروایت "ابی اسحٰق السبیعی (۱۶) عن مقیر عبدی عن سلیمان بن صرد عن

(۱۸) فی صلاة المسافرین باب فضائل القرآن (۱/۵۶۱)

(۱۹) فی الافتتاح باب جامع ما جاء فی القرآن (۱/۱۵۳)

(۲۰) فی مقدمة التفسیر (۱/۴۲)

(۲۱) (۵/۱۲۲)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابی "۲۲۔ اور ابن جریر' طیالسی ۲۳۔ اور بیہقی ۲۴۔ نے بروایت قتادہ (۱۷) عن یحییٰ بن یعمر عن سلیمان کی اسانید سے اس حدیث کی اپنی اپنی کتابوں میں تخریج کی ہے۔

پہلی سند سے حدیث اول کا متن:

امام مسلم اس کی سند ذکر کرنے کے بعد ابی بن کعب سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں مسجد میں موجود تھا

--(بعض روایات میں "میں مسجد کی طرف گیا" کے الفاظ ہیں' جب کہ دوسرے مقام میں ہے "میں مسجد میں داخل ہوا") کہ ایک آدمی مسجد میں آیا اور نماز شروع کر دی۔ اس نے ایسے طریقے پر قرآن کی تلاوت کی جس کی میں نے تردید کی۔ کچھ وقفے کے بعد ایک دوسرا شخص بھی داخل ہوا اور اس نے پہلے سے بھی مختلف قراءت کی۔

جب ہم نے نماز ختم کرلی تو ہم سب رسول اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوئے۔ میں نے آپ ﷺ سے کہا کہ اس شخص نے ایسے طریقے پر قراءت کی ہے جس کا میں نے اس پر انکار کیا ہے پھر بعد میں یہ دوسرا شخص بھی مسجد میں داخل ہوا ہے اور اس نے پہلے سے بھی مختلف قراءت کی ہے۔

--(ابن جریر اور بیہقی کی روایات میں اس شخص کا نام "عبداللہ بن مسعود" ذکر ہے جب کہ تیسرے شخص کا کوئی ذکر نہیں۔ اسی طرح امام نسائی کی بروایت ابن عباس اور ابن جریر کی بروایت انس احادیث میں بھی یہی صورت ہے اور ممکن ہے کہ اختصار کے پیش نظر تیسرے شخص کا ذکر نہ کیا گیا ہو۔ جس سورت کے بارے میں اختلاف ہوا' روایات میں صراحت سے اس کا نام سورہ نحل مذکور ہے اور یہ صراحت عبیداللہ بن عمر عن ابن ابی لیلی' وکیع عن اسمٰعیل اور ابن جریر عن محمد بن ابی لیلی کی روایات میں موجود ہے جیسا کہ ابن جریر میں ہے)۔

حضرت ابی کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان دونوں کو باری باری پڑھنے کا حکم دیا۔ ان دونوں نے آپکو سنایا اور آپ نے ان کی تحسین بھی کی۔ یہ صورتحال دیکھ کر میرے نفس میں شک اور تکذیب کا گمان گذرا جس کی شدت جاہلیت میں آپ کے بارے میں شک سے زیادہ تھی۔

---(وکیع کی روایت میں ہے کہ میرے دل میں جاہلیت سے کہیں بڑھ کر شک اور تکذیب اٹھ

(۲۲) أبو عبيد فی فضائل القرآن (مخطوط) ق ٩٥ ، وابن جرير فی مقدمة التفسير (٣٢/١)

(۲۳) منحة المعبود (٨،٧/٢)

(۲٤) السنن الكبرى .

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

انداز ہوئی)۔

---(عبید اللہ بن عمر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: میرے دل میں شیطان نے وسوسہ ڈالا حتی کہ اس کی شدت سے میرا چہرہ سرخ ہو گیا جبکہ ابن جریر والی ابو اسحق کی روایت میں ہے کہ ان دونوں سے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ تم نے قرآن خوبصورت تلاوت کیا ہے۔ حضرت ابی کہتے ہیں کہ میں نے بھی یہ کہا کہ تم نے اچھا کیا' تم نے اچھا کیا ہے۔)

حضرت ابی بن کعب کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے جب میری کیفیت اور وسوسے کا خیال کیا تو میرے سینے پر ہاتھ مارا جس کی وجہ سے میرا پسینہ بہہ نکلا گویا میں خوف کی وجہ سے اللہ کی طرف دیکھ رہا ہوں۔

---(ابن جریر کے الفاظ میں: کہ میرا پسینہ بہہ نکلا اور میرا دل خوف سے بھر گیا....وکیع کی روایت میں ہے: کہ نبی اکرم ﷺ نے تب میرے لئے دعا فرمائی کہ اللہ تعالیٰ تجھ سے شیطان کو نامراد کر کے اس سے اپنی پناہ میں لے لے.... عبید اللہ بن عمر کی روایت میں ہے: یا اللہ! اس سے شیطان کو نامراد فرما.... محمد بن فضیل کی روایت میں ہے کہ میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ تجھے شیطان کے پیدا کردہ شک اور تکذیب سے اپنی پناہ میں داخل کرلے)۔

ابی بن کعب کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے مجھے فرمایا: اللہ نے میری طرف (جبریل کو) بھیجا تاکہ میں ایک طریقے پر قرآن پڑھوں تو میں نے یہ کہہ کر لوٹا دیا کہ میری امت کے لئے آسانی کی جائے..پھر جبریل دوبارہ میرے پاس آئے اور مجھے دو طریقوں پر پڑھنے کی اجازت سنائی۔ میں نے انہیں وہی جواب دے کر پھر واپس کر دیا تب وہ تیسری بار میرے پاس تشریف لائے اور مجھے سات حروف تک پڑھنے کی نوید سنائی اور کہا کہ ہر بار مجھے لوٹانے کے عوض آپ کو سوال کی اجازت ہے' جس کو قبول کیا جائے گا۔ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ سے دو مرتبہ دعا مانگی کہ یا اللہ! میری امت کی مغفرت فرما اور ان کو بخش دے۔ یا اللہ! میری امت کو معاف فرما اور تیسرے سوال کو میں نے اس دن کے لئے محفوظ کر لیا جس دن تمام مخلوق حتی کہ ابراہیم علیہ السلام بھی میری طرف رجوع کریں گے۔

دیگر سندوں سے متن حدیث میں اختلاف

مذکورہ بالا حدیث کے الفاظ صحیح مسلم کے ہیں۔ ابن جریر کے ہاں "ابن بیان عن اسمٰعیل بن ابی خالد" کی سند سے بھی یہی الفاظ منقول ہیں جب کہ نسائی کے ہاں ابن معقل سے یہ الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابی! یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے جو کہ سب شفاء دینے والے اور کفایت کرنے والے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

ابن جریر کے ہاں عبید اللہ بن عمر کی روایت سے یہ الفاظ ہیں: کہ میرے پاس میرے رب کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپکو ایک حرف پر قرآن پڑھنے کا حکم دیتے ہیں۔ میں نے کہا کہ یا اللہ! میری امت پر تخفیف کیجئے پھر وہ دوبارہ آیا اور کہنے لگا کہ اللہ تعالیٰ آپکو ایک حرف پر ہی قرآن کی تلاوت کا حکم دیتے ہیں۔ میں نے دعا کی یا اللہ! میری امت پر تخفیف فرمائیے اس کے بعد وہ تیسری مرتبہ آیا اور اس نے وہی بات دہرائی میں نے پھر وہی دعا کی۔ بعد ازاں وہ چوتھی بار آیا اور اس نے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپکو حکم دیتے ہیں کہ سات حروف پر قرآن پڑھیں اور آپ کے لئے ہر بار لوٹانے پر ایک سوال کی اجازت ہے۔ میں نے کہا: "یا رب! میری امت کو بخش دے' یا اللہ! میری امت کی مغفرت فرما اور تیسرے سوال کو میں نے قیامت کے دن اپنی امت کی شفاعت کے لئے محفوظ کرلیا ہے۔ ۲۵ـ

---ابن جریر ہی کے ہاں ابن فضیل کی روایت سے یہ الفاظ منقول ہیں: "اللہ تعالیٰ نے مجھے ایک حرف پر قرآن کی تلاوت کا حکم دیا۔ میں نے رب سے دعا کی کہ میری امت کے لئے آسانی کی جائے تو رب تبارک نے فرمایا کہ تم دو حرفوں پر پڑھو۔ اس کے بعد مجھے جنت کے سات دروازوں کی طرح سات حروف پر پڑھنے کا حکم ہوا جو کہ سب کافی اور شافی ہیں"۔

دیگر روایات سے اس حدیث کی تفصیل

نسائی نے "یحییٰ بن سعید عن حمید عن انس عن ابی" کی سند سے یہ الفاظ روایت کئے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میرے پاس جبریل اور میکائیل آئے.... جبریل میرے دائیں جانب اور میکائیل بائیں طرف بیٹھ گئے۔ جبریل نے مجھے کہا کہ ایک حرف پر قرآن کی تلاوت کیجئے۔ میکائیل کہنے لگے کہ اس پر اضافہ کا مطالبہ کریں! حتیٰ کہ جبریل سات حروف تک جا پہنچے جن میں سے ہر حرف شافی اور کافی ہے۔

---ابن جریر نے "ابن ابی عدی والزعفرانی عن حمید" کے طریق سے اور طحاوی نے بھی عبداللہ بن بکر السہمی کے طریق سے یہی الفاظ نقل کئے ہیں۔ مگر "سیعی عن مقیر العبدی" کی روایت سے ابن جریر یہ الفاظ نقل کرتے ہیں: میرے پاس دو فرشتے آئے اور ایک نے کہا کہ "ایک حرف پر قرآن

۲۵ـ: اس روایت میں ابن جریر کے ہاں "ہشام بن سعد بن عبید اللہ" کی روایت سے یہ الفاظ غلط طور پر منقول ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے پہلی مرتبہ یہ فرمایا تھا: "اے رب مجھ سے تخفیف فرما!" جب کہ صحیح الفاظ یہ ہیں: "اے رب میری امت سے تخفیف فرما" جس طرح کہ معمر بن سلیمان بن عبید اللہ کی روایت اور اسی ہشام کی ایک اور روایت میں اس کی صراحت پائی جاتی ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کی تلاوت کریں" دوسرے نے اضافے کا مطالبہ کیا۔ (یعنی یہ روایت فرشتوں کے ناموں کے بغیر منقول ہے)۔

---وکیع کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: میرے پاس جبریل آئے اور انہوں نے مجھے ایک حرف پر قرآن پڑھنے کا حکم دیا میں نے جواب دیا کہ میری امت ایک حرف پر پڑھنے کی طاقت نہیں رکھتی حتیٰ کہ آپ ﷺ نے سات مرتبہ ایسے ہی کہا تب جبریل نے مجھے سات حروف پر تلاوت کا حکم دیا اور مجھے ہر بار لوٹانے پر ایک سوال کی اجازت دی۔ انہی سوالوں میں سے ایک سوال کی اجازت کی وجہ سے تمام مخلوق حتیٰ کہ ابراہیم علیہ السلام بھی میری طرف رجوع کریں گے۔

----ابو داؤد اور ابن جریر نے قتادہ کی سند سے یہ الفاظ روایت کئے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابی! مجھے قرآن پڑھایا گیا' پھر پوچھا گیا: کیا ایک طریقہ پر یا دو طریقوں پر؟ تو جو فرشتہ میرے ساتھ تھا' اس نے کہا کہ "دو حروف پر کہئے" پھر دوبارہ سوال ہوا کہ کیا دو پر یا تین پر؟ فرشتے نے مجھے کہا کہ کہئے "تین حروف پر" حتیٰ کہ وہ سات تک جا پہنچا جن میں سب کے سب شافی کافی ہیں۔ (اگر آپ ﷺ سمیعا کو عزیزا' حکیما کہیں تو جب تک آیت رحمت کو عذاب اور آیت عذاب کو رحمت سے نہ بدلیں گے' آپ کے لئے جائز ہے)۔

--- بیہقی کی روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ غفور رحیم کو علیم حکیم' سمیع علیم یا عزیز حکیم وغیرہ سے (تبدیل کرکے) کہہ سکتے ہیں۔

خلاصہ بحث: مندرجہ بالا جملہ اختلافات اجمال اور تفصیل کے قبیل سے ہونے کی وجہ سے حدیث کے لئے باعث ضرر نہیں۔ راویوں کے باہم حفظ میں متفاوت ہونے کی وجہ سے کچھ راوی اس بات کو تفصیل سے ذکر کردیتے ہیں جس کو دوسرے مجمل روایت کررہے ہوتے ہیں۔ جب کہ یہاں فی الواقع کوئی تناقض نہیں۔ درحقیقت نبی اکرم ﷺ نے کتنی مرتبہ فرشتہ کی طرف رجوع کیا اور کیا سات قراءات تیسری مرتبہ عطا ہوئیں یا چوتھی مرتبہ؟ بعض روایات میں اس کو چوتھی مرتبہ میں ذکر کیا گیا ہے' جب کہ دوسری روایات میں اختصار کے مدنظر تیسری مرتبہ بیان ہوا ہے اور ان سب تغیرات پر یہ اصول حاکم ہے کہ "ثقہ شخص کی زیادتی قابل قبول ہونے کے ساتھ ساتھ... یاد رکھنے والے کی بات نہ یاد رکھنے والے پر مقدم ہے"۔

حضرت ابی بن کعب کی دوسری حدیث:

امام مسلم' ابوداؤد اور نسائی نے "مجاہد عن ابی لیلی" کی روایت سے اس حدیث کی تخریج کی ہے[۲۶]۔ علاوہ ازیں ابن جریر[۲۷] اور احمد بن حنبل نے اپنی مسند میں متعدد طرق سے حضرت ابی

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

سے اس کو روایت کیا ہے۲۸۔

صحیح مسلم سے متن حدیث:

امام مسلم اس کی سند ذکر کرنے کے بعد ابی بن کعب سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ بنی غفار کے محلات۲۹۔ کے قریب تھے کہ آپ کے پاس جبریل علیہ السلام آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ کا حکم یہ ہے کہ آپ کی امت ایک حرف پر قرآن تلاوت کرے۔

--- (ابوداؤد' نسائی اور ابن جریر کی روایت کے الفاظ یہ ہیں کہ آپ اپنی امت کو ایک حرف پر قرآن سکھائیے)

حضرت ابی کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے اللہ سے بخشش اور مغفرت کی دعا کرتے ہوئے فرمایا کہ میری امت اس کی استطاعت نہیں رکھتی۔

--- (ابن جریر کے الفاظ میں ہے: اللہ عزوجل سے میں مغفرت اور عافیت کا طالب ہوں' بے شک وہ اس کی متحمل نہیں اور آپ اللہ سے تخفیف کا مطالبہ کریں)

آپ فرماتے ہیں: حضرت جبریل دوبارہ میرے پاس آئے اور کہا: اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ آپکی امت دو طریقوں پر قرآن تلاوت کر سکتی ہے۔

نبی کریم ﷺ نے (دوبارہ) اللہ سے عافیت اور مغفرت طلب کرتے ہوئے اپنی امت کے طاقت نہ رکھنے کا ذکر کیا۔ پھر وہ تیسری بار تشریف لائے اور کہنے لگے: اللہ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ امت محمدیہ تین حروف پر قرآن تلاوت کرے۔ نبی اکرم ﷺ نے پھر کہا: میں اللہ سے بخشش اور معافی کا سوال کرتا ہوں۔ میری امت اس کی بھی متحمل نہیں۔ تب جبریل آپ کے پاس چوتھی مرتبہ آئے اور کہا کہ اللہ کا حکم یہ ہے کہ آپ کی امت سات حروف تک قرآن پڑھ سکتی ہے۔ جس حرف پر بھی وہ پڑھے گی' صحیح ہوگا۔

۲۶۔: امام مسلم نے مسافروں کی نماز کے سلسلے میں "باب فضائل القرآن" (۵۶۲/۱) کے تحت' نسائی نے اپنی سنن (۱۵۲/۱) میں اور ابوداؤد نے بھی اپنی سنن (۷۶/۲) میں اس حدیث کو روایت کیا ہے۔

۲۹۔: مذکورہ حدیث میں "اضاۃ بنی غفار" کے الفاظ ہیں' جس میں "اضاۃ" بروزن "حصاۃ" ہے۔ "اضاۃ بنی غفار" مدینہ میں ایک مقام تھا۔ جب کہ بنی غفار کے مکانات بازار مدینہ کے مغربی طرف اور جہینہ کے پہاڑوں سے نازل سمت "بطحان" کے طرف تھے۔ ((نہایہ لابن الاثیر: (۵۳/۱)' مشارق الانوار (۴۹/۱)' خلاصۃ الوفاء(۵۱۴:))

(۲۷) ابن جریر (۳۹/۱، ۴۰)

(۲۸) المسند (۱۲۷/۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

---(ابن جریر کی ایک روایت میں ہے کہ جو بھی ان میں سے کسی طریقہ پر قراءت کرے' درست ہے)

حضرت ابی رضی اللہ عنہ کی تیسری حدیث:

امام ابو عیسیٰ الترمذی نے "عاصم بن مہدلہ المقری عن زر بن حبیش عن ابی بن کعب" کی سند سے اس حدیث کو روایت کیا ہے ۳۰۔ جب کہ طیالسی ۳۱۔' ابن جریر ۳۲۔' طحاوی ۳۳۔ اور احمد ۳۴۔ بھی "عاصم" سے ہی اس کو روایت کرتے ہیں۔

سنن ترمذی سے متن حدیث:

سند ذکر کرنے کے بعد ترمذی' ابی بن کعب سے روایت کرتے ہیں کہ: رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جبریل سے ملاقات ہوئی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جبریل! مجھے ایسی امت کی طرف مبعوث کیا گیا ہے' جو ان پڑھ ہیں۔ ان میں بوڑھے' عمر رسیدہ' جوان مرد اور عورتیں اور مختلف لوگ ہیں اور ان کی حالت یہ ہے کہ انہوں نے کبھی بھی کوئی لکھی چیز نہیں پڑھی۔

---(طیالسی کے الفاظ میں ہے کہ سخت مزاج لوگ بھی ان میں ہیں... طحاوی کے الفاظ ہیں: ان میں عمر رسیدہ' پختہ عمر' نوجوان' خادم اور قریب المرگ لوگ بھی ہیں جنہیں کبھی کوئی لکھی چیز پڑھنے کا اتفاق نہیں ہوا)

چنانچہ جبریل نے جواب دیا! بلا شبہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔

---(ابن جریر کی روایت میں ہے کہ انہیں چاہیے کہ یہ سات طریقوں میں کسی ایک پر تلاوت کریں۔ طیالسی کی روایت میں اس مقام کا تذکرہ بھی ہے جہاں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی جبریل سے ملاقات ہوئی "وہ مقام "مراء" کے پتھروں کے قریب تھا۔ "المریٰ" کا لفظ الف مقصورہ کے ساتھ ہے جب کہ ابن جریر کی روایت میں "احجار المراء" یعنی الف ممدودہ کے ساتھ ہے' جو کہ قباء جگہ ہے یا قباء کے قرب و جوار میں کوئی مقام!) ۳۵۔

---

(۳۰) الترمذی (۵/۱۹٤)

(۳۱) منحة المعبود (۲/۸)

(۳۲) مقدمة التفسیر (۱/۳۵)

(۳۳) فی مشکل الآثار(٤/۱۸۲)

(۳٤) فی المسند (۵/۱۳۲)

(۳۵) وذکره السمهودی فی دیار بنی عمرو بن عوف . انظر (النهایة لابن الأثیر ۱/۳٤۳) و (خلاصة الوفاء۲/۵)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

احادیث عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ

حضرت عبد اللہ بن مسعود سے پانچ احادیث سات طرق سے مروی ہیں اور وہ سات طرق یہ ہیں:

طریق (1) نزال بن سبرہ (2) ابو الاحوص (3) فلفلہ جعفی (4) عمر بن ابی سلمہ (5) ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف (6) ابو وائل شقیق بن سلمہ اور (7) زر بن حبیش۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود کی پہلی حدیث:

امام بخاری نے نزال بن سبرہ کے طریق سے ۳۶۔ جب کہ امام احمد بھی اسی نزال سے ہی دو وجوہ سے روایت کرتے ہیں ۳۷۔:

بخاری سے متن حدیث:

امام بخاری.. نزال کی سند سے اس حدیث کی روایت کے بعد کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا: میں نے عبد اللہ کو یہ کہتے سنا کہ میں نے ایک شخص کی تلاوت سنی جس نے ایک آیت اس طریقہ کے علاوہ تلاوت کی جس کو میں نے نبی اکرم ﷺ سے سیکھا تھا۔ للذا میں اس کے ہاتھ سے اس کو پکڑ کر نبی اکرم ﷺ کی طرف لے چلا۔ نبی اکرم سے استفسار پر آپ نے فرمایا: "تم دونوں ہی خوب (تلاوت) کرنے والے ہو"۔

شعبہ کہتے ہیں: میرا خیال ہے کہ آپ نے یہ کہا تھا تم اختلاف مت کرو' کیونکہ تم سے پہلے لوگ بھی آپس میں جھگڑنے کی وجہ سے ہلاک ہوئے۔

... (امام احمد کے ہاں عفان عن شعبہ کے طریق سے بھی یہی الفاظ مروی ہیں جب کہ آپ سے ہی۔ بروایت بہز.. "ان الفاظ میں معمولی سا فرق وارد ہے کہ تم دونوں نے اچھا (فعل) کیا ہے اور اب اختلاف مت کرو)۔

دوسری حدیث:

ابن جریر نے "عاصم بن ابی النجود المقری عن زر بن حبیش" سے دو وجوہ سے یہ حدیث روایت کی ہے ۳۸۔

(۳۶) فی فضائل القرآن من الجامع الصحیح ، باب اقرأوا القرآن ما ائتلفت قلوبکم (٦/٤/٢)

(۳۷) المسند (۳۹۳/۱)

(۳۸) فی مقدمۃ تفسیرہ (۲۳/۱)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

وجہ اول:

"ابوبکر بن عیاش عن عاصم عن زر بن حبیش عن ابن مسعود" کی سند سے مروی ہے کہ ابن مسعود نے کہا: دو آدمیوں کا ایک سورہ کے بارے میں اختلاف ہو گیا۔ ایک کا کہنا تھا کہ مجھے نبی اکرم ﷺ نے ایسے ہی پڑھایا ہے اور دوسرا کہتا تھا کہ مجھے بھی ایسے ہی سکھایا گیا ہے۔ جب نبی اکرم ﷺ آئے تو آپ کو اس واقعہ کی خبر دی گئی۔ راوی کہتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ کا چہرہ مبارک اس خبر سے متغیر ہو گیا۔ آپ کے قریب ایک شخص تھا' جسے آپ ﷺ نے فرمایا "تم ویسے ہی پڑھا کرو جیسے سکھائے گئے ہو۔ میں نہیں جانتا کہ کیا انہیں اس جھگڑے کا حکم ہوا تھا یا اس کو انہوں نے اپنے پاس سے گھڑ لیا تھا۔ بلاشبہ تم سے پہلے لوگ بھی اپنے انبیاء کے بارے میں اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہوئے"۔ ابن مسعود فرماتے ہیں کہ یہ سن کر ہم میں ہر شخص کھڑا ہو گیا اور وہ دوسروں کے طریقے کے علاوہ اپنے ہی طریقے پر تلاوت کر رہا تھا۔

وجہ ثانی:

بروایت اعمش عن عاصم! اس میں پچھلی حدیث سے زیادہ تفصیل ہے۔ سورہ کا نام اور آدمی کا نام بھی مذکور ہے۔ ابن مسعود کہتے ہیں: ہمارا سورہ فرقان کے بارے میں اختلاف ہو گیا۔ ہم نے ۳۵ آیات کہیں یا ۳۶! لہٰذا ہم نے حضرت محمد ﷺ کی طرف رجوع کیا' وہاں حضرت علی کو آپ سے مصروف گفتگو پایا۔ راوی کہتے ہیں کہ ہم نے نبی اکرم ﷺ کو اپنے اختلاف کی بابت بتایا۔ نبی اکرم ﷺ کا یہ سن کر چہرہ سرخ ہو گیا اور آپ ﷺ نے کہا کہ اسی اختلاف میں پڑ کر تم سے پہلی امتیں ہلاک ہو گئیں۔ ابن مسعود کہتے ہیں: پھر نبی اکرم ﷺ نے آہستہ سے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے کچھ کہا۔ تب حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں بتایا کہ "رسول اللہ تمہیں حکم فرماتے ہیں کہ تم ویسے ہی پڑھو جیسے تمہیں سکھایا گیا ہے۔"

ابو مجاہد (صاحب مضمون) کہتے ہیں: اس حدیث سے معلوم ہوتا ہے کہ ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے دو واقعات پیش آئے۔ ایک واقعہ تو ابی بن کعب کے ساتھ پیش آیا' جس میں قراءت میں اختلاف کا مسئلہ تھا اور وہ اختلاف سورہ "نحل" میں تھا۔ نزال بن سبرہ کی حدیث اسی واقعہ کی طرف اشارہ کرتی ہے' اور یہ وہی واقعہ ہے جس کو حضرت ابی بن کعب نے اپنی مشہور حدیث میں ذکر کیا ہے۔

جہاں تک زیر نظر حدیث کا تعلق ہے' تو ایک اور شخص کے ساتھ ابن مسعود کے پیش آنیوالے واقعہ کی طرف یہ حدیث اشارہ کرتی ہے اور اس حدیث میں محل اختلاف آیات کی تعداد ہے نہ کہ انداز تلاوت! اور جس سورت میں یہاں دونوں کا اختلاف واقع ہوا وہ سورہ فرقان ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

علاوہ ازیں زر بن حبیش سے روایت کردہ عاصم کی حدیث میں ابوبکر بن عیاش اور اعمش کی روایات کے مابین بھی کچھ اختلاف موجود ہے۔ اعمش کی روایت میں یہ ذکر ہے کہ ... "تم سے پہلے لوگ باہم اختلاف کی وجہ سے ہلاک ہو گئے" ... اس قول کے قائل رسول اکرم ﷺ ہیں اور یہ بتانے والے حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں کہ "رسول اکرم ﷺ تمہیں حکم فرماتے ہیں کہ ویسے ہی پڑھو جیسے تمہیں سکھایا گیا ہے"۔ جب کہ ابوبکر بن عیاش کی روایت میں ان دونوں اقوال کو حضرت علی رضی اللہ عنہ سے (ان کے نام کے ذکر کے بغیر) منسوب کیا گیا ہے۔ ہماری رائے میں دونوں روایتوں میں اعمش کی روایت زیادہ صحیح ہے' کیونکہ ابوبکر اگرچہ "صدوق" ہیں لیکن انہیں کبھی غلطی بھی لگ جاتی ہے ۳۹۔

حضرت علی بن ابی طالب کی احادیث میں جو کچھ آپ سے سبعہ احرف کے بارے میں مروی ہے' وہ دراصل اسی حدیث میں پیش آنے والا واقعہ اور اس میں نبی اکرم ﷺ کے حکم کی ترجمانی کے سلسلے میں آپ رضی اللہ عنہ کا قول ہے۔ جیسا کہ ہم دیکھتے ہیں کہ یہ قول سبعہ احرف کے بارے میں صریح تو نہیں' لیکن بہرحال اس کو متضمن ضرور ہے کیونکہ آپ کا قول "نبی اکرم ﷺ تمہیں حکم فرماتے ہیں کہ ویسے ہی پڑھو جیسے تم سکھائے گئے ہو" اس طرف اشارہ کرتا ہے کہ یہ بات ان سے اختلاف (قراءت) کی نسبت سے کہی گئی ہے اور یہاں یہی اشارہ زیادہ واضح ہے۔

عبداللہ بن مسعود کی تیسری حدیث

ابن حبان نے ابوالاحوص کے طریق سے اس کی تخریج کی ہے ۴۰۔ اسی سند سے طبرانی ۴۱۔ اور بزار ۴۲۔ بھی روایت کرتے ہیں' جب کہ ابن جریر نے ابوالاحوص سے ہی ایسی دو وجوہ سے اس کی تخریج کی ہے جن دونوں میں ضعف پایا جاتا ہے ۴۳۔ چنانچہ ابوالاحوص نے کہا کہ عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں: رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: "قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے ان میں ہر آیت کا ظاہری معنی بھی ہے اور باطنی بھی"۔

...ابن جریر نے اس پر ان الفاظ کا اضافہ بھی نقل کیا ہے کہ "ہر حرف کے لئے ابتدا اور انتہا ہے"۔

۳۹۔: ابو نعیم نے اس حد تک فرمایا ہے کہ "ہمارے اساتذہ میں آپ سے زیادہ غلطی کھانے والا کوئی نہ تھا" (میزان الاعتدال (۴/۵۰۰)

(٤٠) موارد الظمآن : ص ٤٤٠ .

(٤١) مجمع الزوائد : (١٥٢/٧) .

(٤٢) مجمع الزوائد : (١٥٢/٧)، والمطالب العالية : (٢٨٥/٣)

(٤٣) في مقدمة التفسير : (٢٣/١)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

... طبرانی کی روایت میں ہے: "بلاشبہ قرآن میں کوئی بھی "حرف" نہیں مگر اس کے واسطے "حد" ہے اور ہر حد کے لئے ابتداء ہے"۔

حضرت ابن مسعودؓ کی چوتھی حدیث

آپ رضی اللہ عنہ سے مندرجہ ذیل تین طرق سے مروی ہے:

(1) طریق ابو سلمہ بن عبدالرحمٰن بن عوف... (2) طریق عمر بن ابی سلمہ... اور (3) فلفلہ جعفی کا طریق...

(1) طریق ابی سلمہ کی امام حاکم نے "عن سلمہ بن ابی سلمہ عن ابیہ عن ابن مسعود" کی صحیح سند سے تخریج کی ہے ۴۴۔ جب کہ امام طحاوی نے دو وجوہ یعنی (i) بروایت "عبداللہ بن صالح حدثنی اللیث بن سعد قال حدثنی عقیل بن خالد عن ابن شہاب عن سلمہ" اور (ii) حیوہ ابن شریح اخبرنا خالد عن ابن شہاب... سے تخریج کی ہے ۴۵۔

(2) فلفلہ جعفی کی روایت امام احمد نے ذکر کی ہے ۴۶۔ ہیثمی کہتے ہیں کہ اس کی اسناد میں عثمان بن حسان العامری ایسا راوی ہے' جس کو ذکر کرنے کے بعد ابن ابی حاتم نے اس پر جرح کی ہے' نہ ہی توثیق! جب کہ روایت کے باقی رجال ثقہ ہیں ۴۷۔

(3) عمر بن ابی سلمہ کی روایت کو طبرانی نے نقل کیا ہے۔ ہیثمی کہتے ہیں کہ اس میں عمار بن مطر انتہائی ضعیف راوی ہے۔ بعض نے اس کی توثیق بھی کی ہے ۴۸۔

بروایت امام حاکم متن حدیث:

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے' نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پہلی کتاب ایک طریق پر اور ایک ہی "حرف" پر نازل ہوئی تھی' جب کہ قرآن کریم سات طرق سے 'سات حروف پر اس طرح نازل ہوا ہے کہ اس میں امر و نہی اور حلال و حرام اور محکم و متشابہ اور امثال ہیں۔ لہٰذا تم اس کے حلال کئے ہوئے کو حلال جانو اور اس کے حرام کئے ہوئے کو حرام سمجھو۔ قرآن جو تمہیں حکم دیتا ہے وہی بجالاؤ' اور جس سے روکتا ہے اس سے اجتناب کرو اور اس کی دی ہوئی مثالوں سے عبرت پکڑو۔ قرآن کے محکم پر عمل کرو' متشابہ پر ایمان لاؤ

---

(٤٤) المستدرك (١/٥٥٣)

(٤٥) مشكل الآثار : (٤/١٨٤)

(٤٦) المسند : (١/٤٤٥)

(٤٧) مجمع الزوائد : (٧/١٥٣)

(٤٨) الجرح والتعديل : (٦/١٤٨)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اور اس امر کا اقرار کرو کہ سب کچھ ہمارے رب کی طرف سے ہے اور ہم اسی پر ایمان لائے۔(یہ ابو سلمہ کی روایت ہے)

--- فلفلہ جعفی کی روایت میں یہ ہے کہ مجھے مصاحف کے بارے میں پریشانی اور گھبراہٹ لاحق ہوئی تو میں نے عبداللہ بن مسعود کی طرف رجوع کیا' میں دوسرے لوگوں کے ساتھ آپ کے پاس آیا۔ ہم میں سے ایک نے کہا: اے عبداللہ! ہم آپ کی ملاقات کے لئے آپ کے ہاں نہیں آئے' بلکہ ہمارے آنے کا مقصد یہ ہے کہ آپ ہمیں اس خبر کی وضاحت فرمائیں۔ تو آپ ﷺ نے جواب دیا کہ تمہارے نبی پر قرآن سات طرق سے سات حروف پر نازل ہوا ہے' جب کہ پہلی کتابیں ایک طریق سے ایک ہی حرف پر نازل ہوتی تھیں ۴۹۔

--- عمر بن ابی سلمہ کے طریق اور ابو سلمہ بن عبدالرحمن کے طریق میں باہم کوئی اختلاف نہیں' ماسوائے اس کے کہ عمر نے آخر حدیث میں ان الفاظ کا اضافہ کیا ہے کہ بلاشبہ "یہ سب طریقے اللہ کی طرف سے ہی ہیں اور عقلمند لوگ ہی نصیحت پکڑتے ہیں"۔

ابن مسعود کی پانچویں حدیث

ابن جریر نے دو طرح' شعبہ سے اس کو روایت کیا ہے۔ ایک سند میں تو شعبہ' ابی اسحٰق سے روایت کرتے ہیں اور وہ اس شخص سے روایت کرتے ہیں جس نے عبداللہ بن مسعود سے سنا ہے۔ جب کہ دوسری سند میں شعبہ' عبدالرحمن بن عابس سے روایت کرتے ہیں اور اس نے ابن مسعود کے کسی شاگرد سے نقل کیا ہے کہ ابن مسعود نے کہا: تم میں سے جو بھی کسی ایک طریقہ پر قراءت کرے تو پھر وہ کسی اور طریقہ پر قراءت نہ کرے ۵۰۔

اسی سلسلے میں ایک طویل روایت بھی منقول ہے' جس کو امام احمد نے عبدالرحمن بن عابس سے نقل کیا ہے کہ انہوں نے کہا: کہ مجھے ہمدان کے ایک شخص نے ایسے شخص سے حدیث بیان کی جو عبداللہ بن مسعود کے شاگردوں سے ہے اور اس کا نام مجھے معلوم نہیں۔(اسی حدیث کو ابن جریر نے "زبید الیامی عن علقمہ النخعی عن ابن مسعود" کی سند سے بھی ذکر کیا ہے)۵۱۔ اور اس حدیث میں ابن مسعود کہتے ہیں کہ

"" یہ قرآن کریم متعدد قرآءات پر نازل ہوا ہے۔ اللہ کی قسم! دو شخصوں کے مابین ان قرآءات کے بارے میں سخت جھگڑا ہوتا رہا ہے۔(پھر جھگڑے کے واقعہ کی طرف اشارہ فرمایا) کہ جب قرآن پڑھنے والے نے کہا تھا: آپ ﷺ نے مجھے ایسے ہی سکھایا اور (نبی اکرم ﷺ نے بھی) کہا تھا: تو نے اچھا کیا ہے۔ جب دوسرا پڑھتا ہے تو آپ اسے بھی کہتے ہیں کہ تم دونوں درست پڑھتے ہو۔ پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا تھا: "بلاشبہ یہ قرآن نہ تو (ان حروف سے) مختلف ہوتا ہے اور نہ اس

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

میں کوئی ضعیف ہے اور بار بار لوٹانے سے متغیر بھی نہیں ہوتا۔ لہٰذا جو بھی کسی ایک حرف پر قرآن کی تلاوت کرے تو اس کو بے رغبتی سے ترک نہ کرے اور جو ان جملہ حروف پر تلاوت کرتا ہو جنہیں نبی اکرم ﷺ نے سکھایا ہے تو وہ ان کو بھی بے رغبتی سے نہ چھوڑے۔ کیونکہ جس نے کسی ایک آیت کا انکار کیا تو گویا اس نے پورے قرآن کا انکار کیا۔ اور ان قراءتوں کا حال ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص "اعجل" کی جگہ "حیھل" کہہ دے۔ کیونکہ یہ دونوں لفظ قریب المعنی ہیں۔

اللہ کی قسم! اگر مجھے کسی ایسے شخص کا علم ہو جائے جو رسول کرم ﷺ پر نازل ہونے والے قرآن کا مجھ سے زیادہ علم رکھتا ہو' تو میں اس سے تحصیل علم کروں' تاکہ اس کے علم سے میرے علم میں اضافہ ہو جائے"۔

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے مزید فرمایا: نبی اکرم ﷺ ہر سال رمضان المبارک میں قرآن کا دور فرماتے' جس سال آپ کی وفات ہوئی' اس سال میں نے دو مرتبہ آپ ﷺ پر قرآن تلاوت کیا۔ اور آپ نے مجھے خوشخبری بھی دی تھی کہ تو ٹھیک پڑھتا ہے اور میں نے نبی اکرم ﷺ کی زبان مبارک سے ۷۰ سورتیں پڑھیں۔ (جیسا کہ مسند احمد میں ہے)۵۲۔

...ابن جریر کی روایت میں یہ الفاظ ہیں: تم اس قرآن کے بارے میں باہم جھگڑا مت کرو کیونکہ قرآن کریم میں اختلاف نہیں اور نہ ہی معدوم ہوتا ہے' بار بار لوٹانے سے اور اس میں کوئی تبدیلی بھی لاحق نہیں ہوتی۔ قرآن میں شریعت اسلامی' حدود اور اس کے فرائض مذکور ہیں' لہٰذا نہ ہی شریعت اسلامیہ میں کوئی تبدیلی واقع ہوتی ہے۔ اس روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں:

"مجھے اس بات کا علم تھا کہ نبی اکرم ﷺ پر ہر رمضان میں قرآن تلاوت کیا جاتا ہے۔ حتیٰ کہ

---

(٤٩) أخرجه أحمد : انظر مجمع الزوائد : (١٥٢/٧) .ولعل مقصودهم بالخبر الذي راعهم : إحراق عثمان رضي الله عنه في المصاحف

(٥٠) تفسير ابن جرير ط دار المعارف .بمصر :(٥١/١)

۵۱۔: اس سند میں دو علتیں ہیں: اولاً تو راوی علی بن ابی اللھبی ہے جس کے بارے میں نسائی اور ابو حاتم کا کہنا ہے کہ "متروک" ہے۔ اور دوسری علت اس کا انقطاع سند ہے کیونکہ زبید الیامی کی علقمہ سے ملاقات نہیں.... اس طرح اس سے سابقہ روایات بھی منقطع ہیں کیونکہ ان کا مدار عبداللہ کے اصحاب سے کسی ایک پر ہے جس کا نام نامعلوم ہے جب کہ بعض نے "ہمدان" اس کا وصف بھی ذکر کیا ہے۔ باوجود ان سب کے: معنی حدیث کے لئے شواہد موجود ہیں اور متعدد الفاظ کی اصل "صحیح" میں ملتی ہے۔

(٥٢) المسند : (٤٠٥/١)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

جس سال آپ کی وفات ہوئی تو آپ پر دو مرتبہ پڑھا گیا۔ نبی اکرم ﷺ جب اس سے فارغ ہوتے تو میں آپ کو قرآن سناتا اور آپ ﷺ نے مجھے صحیح پڑھنے کی خوشخبری دی۔ لہٰذا جس نے میرے طریقے پر تلاوت کی تو وہ اس کو بے رغبتی سے ہرگز نہ ترک کرے اور جو شخص ان حروف میں سے کسی حرف پر تلاوت کرتا ہے تو وہ ان سے بے رغبتی برتتے ہوئے ہرگز نہ چھوڑے کیونکہ جس نے ایک آیت کا انکار کیا تو گویا وہ سب آیات کا منکر ہوا"۔ ۵۳۔

احادیث حضرت ابوھریرہ رضی اللہ عنہ

آپ سے تین احادیث مروی ہیں:

حدیث اول:

ابن حبان نے اپنی صحیح میں "انس بن عیاض عن ابی سلمہ بن عبد الرحمٰن بن عوف عن ابی ہریرہ" کے طریق سے اس حدیث کی تخریج کی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "قرآن مجید سات حروف پر نازل ہوا ہے اور تین مرتبہ یہ بھی کہا کہ قرآن میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔ قرآن میں سے جس جگہ کو تم سمجھ لو، تو اس پر عمل کرو اور جس کو جاننے سے قاصر رہو، اسے اپنے صاحب علم حضرات کی طرف لوٹا دو" ۵۴۔ (ابن جریر ۵۵۔ نے اور احمد نے بھی اپنی مسند ۵۶۔ میں اس حدیث کو روایت کیا ہے)۔

حدیث ثانی:

ابن جریر نے "محمد بن عمرو بن ابی سلمہ بن عبد الرحمٰن عن ابی ہریرہ" کے طریق سے اس کی تخریج کی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "قرآن کریم سات حروف پر نازل ہوا ہے" (جیسے "علیم حکیم" (کی جگہ) "غفور رحیم" ۵۷۔

امام احمد نے اسی حدیث کو دو سندوں سے محمد بن عمرو سے بیان کیا ہے۔ مگر ایک سند سے الفاظ "علیما، حکیما... غفورا، رحیما" نصب کے ساتھ مروی ہیں ۵۸۔

---

(٥٣) تفسير ابن جرير : (١/٥١) . (٥٦) المسند بتحقيق أحمد شاكر : (١٥:١٤٦).

(٥٤) صحيح ابن حبان : (ص٧٣) . (٥٧) تفسير ابن جرير : (١:٢٢) .

(٥٥) تفسير ابن جرير : (١:١١).

(٥٨) المسند : (٢:٣٣٢ و ٤٤٠) وذكره الهيثمي وزادلفظا آخر (عليما حكيما غفورا رحيما). ثم قال : رواه كله أحمد باسنادين ورجال أحدهما رجال الصحيح و رواه البزار بنحوه (مجمع الزوائد ٧:١٥١) .

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث ثالث:

حافظ ابن جریر نے "محمد بن عجلان عن المقبری عن ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ" کے طریق سے اس کو روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "یہ قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے" اور تم ان میں (کسی پر بھی) تلاوت کرلو تو کوئی حرج نہیں۔ لیکن قرآن میں رحمت کے ذکر کو عذاب سے اور عذاب کے ذکر کو رحمت سے نہ بدلو ۵۹۔ ۔۔امام طحاوی نے محمد بن عجلان سے ایک دوسری وجہ سے بھی یہی حدیث روایت کی ہے ۶۰۔

حدیث معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ

آپ کی حدیث تیمی نے روایت کی ہے' جس کے الفاظ یہ ہیں: قرآن کریم سات حروف پر نازل کیا گیا ہے جن میں سب کافی اور تسلی بخش ہیں (اس کو طبرانی نے ثقہ رواۃ سے روایت کیا ہے)۶۱۔

حدیث عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ

آپ سے ایک حدیث "عبد اللہ بن عبد اللہ بن عتبہ بن مسعود کے طریق سے وارد ہے' جس کو امام بخاری نے اپنی صحیح میں عقیل اور یونس کی روایات سے نقل کیا ہے ۶۲۔ یہ دونوں راوی ابن شہاب سے 'جبکہ وہ عبید اللہ سے روایت کرتے ہیں کہ ابن عباس نے انہیں حدیث بیان کی کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:

"مجھے جبرئیل نے قرآن ایک حرف پر سکھایا... لیکن میں جبرئیل سے قراءات میں زیادتی کا ہمیشہ طالب رہا' اور آپ بھی (حکم الٰہی سے) اس میں اضافہ فرماتے رہے۔ پھر میں نے مزید اضافے کی خواہش کی تو آپ نے پھر اضافہ فرما دیا حتیٰ کہ بالآخر وہ اضافہ سات حروف تک پہنچ گیا"۔ امام مسلم نے اس حدیث کو یونس کی روایت سے نقل کیا ہے ۶۳۔

۔۔۔ ابن جریر اسی روایت کو عقیل سے خفیف لفظی اختلاف سے نقل کرتے ہیں کہ نبی

---

(۵۹) تفسیر ابن جریر : (۱:۴۶)

(۶۰) مشکل الآثار :(۴:۱۸۱)

(۶۱) مجمع الزوائد: (۷:۱۵۴)

(۶۲) صحیح البخاری : (فی کتاب التفسیر ۶:۲۲۷، وفی کتاب بدء الخلق ۴:۱۳۷ وفی کتاب الخصومات۳:۱۶۰)

(۶۳) صحیح مسلم : (۶:۱۰۱)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

اکرم نے فرمایا: "مجھے جبریل نے ایک حرف پر قرآن سکھایا۔ میں ان سے اس میں اضافہ کا طالب رہا، حتیٰ انھوں نے اس میں اضافہ کر دیا... پھر میں نے مزید اضافے کا مطالبہ کیا تو آپ نے اس میں اور زیادتی کر دی.. حتیٰ کہ وہ زیادتی سات حروف تک جا پہنچی"..۶۴۔

عبدالرزاق نے "مصنف" میں بھی اس حدیث کی تخریج کی ہے ۶۵۔ اور امام مسلم نے ان سے "معمر عن ابن شہاب" کی سند سے روایت کیا ہے ۶۶۔ کہ ابن شہاب کہتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ یہ سات قراءات ایسے معاملے کے بارہ میں ہوتے ہیں جو کہ باہم حلال و حرام میں مختلف نہیں ہوتے۔

حدیث عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ

عمرو بن العاص سے ایک ہی حدیث ان کے غلام "ابو قیس عبدالرحمٰن بن ثابت" ۶۷۔ کے طریق سے مروی ہے۔ امام احمد نے اپنی مسند میں سے دو سندوں کے ساتھ اس کی تخریج کی ہے۔ پہلی روایت میں مخرج کہتے ہیں ۶۸۔ کہ:

"حدثنا یزید بن عبداللہ بن الهاد عن بسر بن سعید عن ابی قیس مولی عمرو بن العاص عن بن العاص رضی اللہ عنہ ".. آگے ابن العاص رسول کریم سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "بلاشبہ قرآن کریم سات حروف پر نازل کیا گیا ہے۔ جس حرف پر بھی تلاوت کرو گے تو صحت کو پاؤ گے۔ خبردار! اس میں جھگڑا مت کرنا کیونکہ قرآن میں اختلاف کرنا کفر ہے۔" ۶۹۔

دوسری روایت میں کچھ تفصیل ہے... ابو قیس مولی عمرو بن العاص نے کہا کہ عمرو بن عاص نے ایک آدمی کو سنا جو قرآن کی ایک آیت تلاوت کر رہا تھا، تو اس سے دریافت کیا کہ تمہیں ایسے کس نے سکھایا؟ اس شخص نے جواب دیا "رسول اکرم ﷺ نے" تو عمرو کہنے لگے "مجھے تو اس کے علاوہ دوسرے حرف پر سکھایا گیا ہے" تب وہ دونوں نبی اکرم ﷺ کے پاس پہنچے۔ ایک نے سوال کیا: "یا رسول اللہ! فلاں فلاں آیت کیا ایسے ہی ہے؟" پھر وہ آیت پڑھ کر سنائی۔ نبی اکرم ﷺ نے جواب دیا "ہاں ایسے ہی نازل ہوئی ہے"۔ تب دوسرے نے آپ کو وہی آیت دوبارہ مختلف طریقہ

(٦٤) تفسير ابن جرير : (٣١:١)

(٦٥) المصنف (٢١٩:٥)

(٦٦) صحيح مسلم (١٠١:٦)

(٦٧) انظر ترجمته في تهذيب التهذيب : (٢٠٧:١٢)

(٦٨) هو عبد الله بن جعفر بن عبد الرحمن بن المسور بن مخرمة ، انظر تقريب التهذيب (٤٠٦:١)

(٦٩) المسند : (٢٠٤:٤)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

پر سنائی اور پوچھا "یارسول اللہ! کیا ایسے نہیں؟" آپ ﷺ نے کہا "ایسے بھی نازل ہوئی ہے۔ پھر نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: "بلاشبہ یہ قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے۔ تم جس حرف پر تلاوت کرو گے تو بہتری کروگے اور اس کے بارے میں جھگڑا نہ کرنا۔ کیونکہ قرآن کے بارے میں جھگڑا کفر ہے یا کفر کی علامت ہے"۔[70]

حدیث حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ

آپ سے بھی ایک ہی حدیث مروی ہے، جس کو ابوعبید نے "عاصم بن ابی النجود عن زر بن حبیش عن حذیفہ" کی سند سے روایت کیا ہے[71]۔ اس کے الفاظ یہ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "میری جبریل سے "مراء" پہاڑ کے نزدیک ملاقات ہوئی تو میں نے کہا "اے جبریل! مجھے ایک ان پڑھ امت کی طرف مبعوث کیا گیا ہے، جس میں ایسے آدمی، عورتیں، لڑکے، لڑکیاں اور ادھیڑ عمر شخص ہیں جنہوں نے کبھی کوئی کتاب نہیں پڑھی"۔۔۔ جبریل نے جواب دیا کہ "قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے"۔

اسی حدیث کو امام احمد نے بھی ربعی بن خراش کے طریق سے روایت کیا ہے کہ ربعی نے کہا: مجھے اس شخص نے حدیث بیان کی جس نے مجھ سے جھوٹ نہیں بولا (اس سے انکی مراد "حذیفہ" تھے) کہ اس شخص نے کہا "نبی اکرم ﷺ جبریل سے ملے اس حال میں کہ آپ ﷺ "مراء" کے قریب تھے"۔ تو جبریل کہنے لگے: "آپ کی امت سات حروف پر قرآن تلاوت کر سکتی ہے، ان میں سے جس کسی نے کسی ایک حرف پر پڑھا تو اسے ویسے ہی پڑھنا چاہئے جیسے اس کو سکھایا گیا ہے اور اسے چھوڑے نہیں۔"

جبکہ مسند میں ہے کہ ابن مہدی نے کہا: "تیری امت میں ضعیف بھی ہیں تو جو کسی ایک طریقہ پر قرآن پڑھے تو اس طریقہ سے بے رغبتی کرتے ہوئے دوسرے طریقہ کی طرف رجوع نہ کرے"[72]۔ (حضرت ابی بن کعب کی حدیث بھی اس سے ملتے جلتے الفاظ کے ساتھ ذکر ہو چکی ہے)

---

(٧٠) المسند : (٤:٢٠٤) وقد أخرج أبو عبيد القاسم بن سلام الحديث في فضائل القرآن فقال: ثنا عبدالله بن صالح عن الليث عن يزيد بن الهاد عن محمد بن إبراهيم عن بسر ابن سعيد فذكر محمد بن إبراهيم بين يزيد وبسره ، ولعله كذلك فيكون إسناد أحمد منقطعين مع أن رجالهما ثقات

(٧١) فضائل القرآن (مخطوط) (بالمكتبة الظاهرية بدمشق رقم ٧٦١٦) وأخرجه الطحاوى في مشكل الآثار من وجه آخر عن عاصم (٤:١٨١)

(٧٢) المسند : (٥:٣٨٥)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث عبادہ بن الصامت رضی اللہ عنہ

یہ حدیث حماد بن سلمہ نے "عن حمید عن انس عن عبادہ" کے طریق سے روایت کی ہے۔ مگر ایک مرتبہ حماد اس حدیث کو عبادہ سے "مرفوع" روایت کرتے ہیں جب کہ دوسری مرتبہ عبادہ کے بعد ابی بن کعب کا واسطہ بھی شامل کرتے ہیں۔

امام طحاوی نے اس حدیث کو ان دو صحیح سندوں سے روایت کیا ہے ۷۳۔

"عن عفان بن مسلم قال حدثنا حماد بن سلمہ اخبرنا حمید عن انس بن مالک عن عبادہ"

اور ابن جریر نے بھی صحیح سند سے اس کو روایت کیا ہے ۷۴۔' جو کہ یہ ہے "عن ابی الولید الطیالسی قال حدثنا حماد بن مسلم عن حمید عن انس عن عبادہ عن ابی بن کعب..(جس میں آپ نے عبادہ بن صامت کے بعد حضرت ابی بن کعب کا واسطہ زیادہ کر دیا ہے)

سند اول میں عفان بن مسلم اور دوسری سند میں ابوالولید طیالسی' دونوں حماد بن سلمہ کے شاگرد ہیں اور ثقات ہونے کے ساتھ ساتھ حفظ سے بھی متصف ہیں۔ لہٰذا اس بات میں کوئی شک نہیں کہ سند میں یہ اضطراب حماد بن سلمہ کی طرف سے ہے کیونکہ حماد بھی اگرچہ ثقہ ہیں لیکن وہم کا شکار ہونے کے ساتھ ساتھ آخر عمر میں ان کا حافظہ بھی متاثر ہو گیا تھا۔

حدیث سلیمان بن صرد الخزاعی

ابی بن کعب کی اس حدیث کو (جس کا ابھی ذکر گزرا ہے) انہوں نے بھی روایت کیا ہے لیکن اس کی صورت بھی یہی ہے کہ ایک مرتبہ آپ رضی اللہ عنہ نے روایت کرتے ہوئے ابی بن کعب کا واسطہ شامل کر دیا اور دوسری مرتبہ یہ واسطہ ذکر نہیں کیا۔

وضاحت کچھ یوں ہے کہ

(i) ہمیں بعض ایسی صحیح روایات معلوم ہوئی ہیں جن میں "عن ابی اسحق السبیعی عن سلیمان عن ابی بن کعب" کی سند بیان کرنے کے بعد ابی بن کعب کی حدیث نقل کی گئی ہے ۷۵۔ 13

(ii) کچھ دوسری اسانید سے بھی یہ سند ثابت ہے: "عن ہمام بن یحییٰ عن قتادۃ عن یحییٰ بن معمر عن سلیمان عن ابی"..۷۶۔

---

(۷۳) مشکل الآثار: (۴: ۱۸۱)

(۷۴) تفسیر ابن جریر : (۱: ۳۴).

13 (۷۵) عند أبی عبید فی فضائل القرآن ، ومحمد بن منیع ذکرہ ابن کثیر فی فضائل القرآن

(۷۶) عند الطحاوی فی مشکل الآثار

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(iii) اس کے بعد ہم نے ۲ صحیح سندوں کے ساتھ یہ روایت پائی ہے کہ جس میں "عن شریک عن ابی اسحٰق عن سلیمان" (بغیر واسطہ ابی بن کعب کے) مذکور ہے۷۷۔

(iv) پھر ہمیں ایسی روایات کا علم ہوا ہے جن میں عوام بن خوشب (جو ابو اسحٰق سبیعی سے روایت کرنے والوں میں سے ایک ہے) پر آکر سند مختلف ہوتی ہے۔ اس طرح کہ جب اس سے اسحٰق بن یوسف الازرق (اس کا شاگرد) روایت کرتا ہے تو ابی بن کعب کا واسطہ نہیں شامل کرتا ہے۷۸۔ اور جب یزید بن ہارون (عوام کا دوسرا شاگرد) عوام سے روایت کرتا ہے تو ابی بن کعب کا بھی واسطہ ذکر کرتا ہے۷۹۔ جب کہ ازرق بھی ثقہ ہے اور یزید بھی عابد' ثقہ اور مضبوط حافظہ کا مالک ہے۔

خلاصہ بحث:

اس تمام بحث سے جو بات معلوم ہوتی ہے' وہ یہ ہے کہ سلیمان بن صرد رضی اللہ عنہ نے جب حدیث روایت کی تو ایک مرتبہ واسطہ ذکر کیا جب کہ دوسری بار بلاواسطہ حدیث روایت کی اور قاعدہ یہ ہے صحابی کا ارسال کرنا حدیث کے لئے نقصان دہ نہیں۔ لہٰذا آپ رضی اللہ عنہ کے شاگردوں نے دونوں حالتوں میں آپ کی بیان کی ہوئی حدیث کو روایت کر دیا۔

حدیث انس بن مالک رضی اللہ عنہ

آپ نے بھی ابی بن کعب کے واسطے سے حدیث بیان کی ہے۔ آپ کی اس حدیث کو نسائی' ابوعبید' ابن جریر اور احمد... "تمام" نے حمید طویل کے طریق سے تخریج کیا ہے۸۰۔

حدیث ابوطلحہ انصاری رضی اللہ عنہ

آپ نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے توسط سے حدیث بیان کی ہے۔ اس بیان کردہ حدیث میں حروف سبعہ کے سلسلے میں صراحت تو نہیں' لیکن وہ حروف سبعہ کے معنی کو متضمن ہے۔ اس حدیث میں حضرت عمر اور ہشام کے مابین پیش آنے والے واقعہ (جس کی تفصیل ابتدائی احادیث میں گزر چکی ہے) کی طرف اشارہ ہے۸۱۔

---

(۷۷) عند الطحاوی وابن جریر

(۷۸) أخرجه النسائی فی عمل الیوم واللیلة وذکره ابن کثیر فی فضائل : (ص ۶۱)

(۷۹) أخرجه أبو عبید فی فضائله .

(۸۰) سبق ذکره عند الکلام علی حدیث أبی بن کعب .

(۸۱) ابن جریر : (۱:۲۵) ، وسبق عند الکلام علی حدیث عمر مع هشام .

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث ابوبکرہ انصاری رضی اللہ عنہ

اس حدیث کو ابن جریر ۸۲، احمد ۸۳، طبرانی ۸۴ اور طحاوی ۸۵ نے اس سند سے روایت کیا ہے "عن علی بن زید بن جدعان عن عبدالرحمن بن ابی بکرہ عن ابیہ" قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

کہ جبریل نے کہا "قرآن ایک حرف پر پڑھئے"... تو میکائیل کہنے لگے: اے جبریل! اس پر اضافہ کیجئے۔ جبریل نے دو حرفوں پر تلاوت کی اجازت دے دی۔ حتیٰ کہ وہ چھ یا سات حروف تک جا پہنچے اور کہا کہ سب کافی و شافی ہیں، جب تک قاری عذاب کی آیت کو رحمت سے یا رحمت کی آیت کو عذاب سے تبدیل نہ کرے، جیسے کوئی "ھلم" کی جگہ "تعال" کہہ دے کہ دونوں یکساں معنی رکھتے ہیں۔ یعنی "ادھر آؤ"۔ (ابن جریر نے بھی اسی طرح روایت کیا ہے)

جب کہ اس سند میں علی بن زید بن جدعان ضعیف ہے اور مسلم نے اس حدیث کو اپنی کتاب میں متابعت کے طور پر ذکر کیا ہے۔

علامہ ہیثمی، ابوبکرہ کی اس حدیث کو روایت کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ احمد اور طبرانی نے بھی اس کو یوں ہی ذکر کیا ہے اور اس میں علی بن زید بن جدعان راوی ہے، جو کہ سئ الحفظ (کمزور حافظے والا ہے) اور اس کی متابعت ثابت ہے اور مسند احمد کے باقی رواۃ "صحیح" کے ہیں ۸۶۔

حدیث ابوجہیم بن الحرث رضی اللہ عنہ

اس حدیث کی ابن جریر ۸۷، ابوعبید ۸۸، احمد ۸۹ اور طحاوی ۹۰ نے اسی طرح تخریج کی ہے کہ سب "یزید بن خصیفہ عن بسر بن سعید" کے طریق سے روایت کرتے ہیں، سوائے ابو عبید کے! کیونکہ ابو عبید نے "یزید بن خصیفہ عن مسلم بن سعید مولی ابن الحضرمی" کی سند سے روایت کیا ہے اور اس سند کے بعد کہا ہے کہ بعض دوسرے محدثین نے "یزید بن خصیفہ عن بشر بن سعید" کے طریق سے بھی روایت کی ہے۔ یعنی "بسر" کی بجائے "بشر" ذکر کیا ہے۔

---

(۸۲) ابن جریر : (۱:۴۳) .
(۸۳) المسند : (۵:۵۱) .
(۸۴) مجمع الزوائد : (۷:۱۵۱)
(۸۵) مشکل الآثار : (۴:۱۹۱)
(۸۶) مجمع الزوائد: (۷:۱۵۱) .
(۸۷) تفسیر ابن جریر : (۱/۴۳)
(۸۸) فضائل القرآن (مخطوط) .
(۸۹) المسند : (۴/۱۶۹) .
(۹۰) مشکل الآثار : (۴/۱۸۱)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

مجھے اس سلسلے میں جو بات سمجھ میں آتی ہے وہ یہ ہے کہ جس شخص نے ابوجہیم رضی اللہ عنہ سے سماع حدیث کیا' وہ تو بسر بن سعید العابد المدنی ہے۔ اس کا شمار عظیم تابعین میں ہوتا ہے اور اس نے متعدد صحابہ (جن میں ابوجہیم بھی ہیں) سے احادیث روایت کی ہیں۔

جہاں تک مسلم بن سعید کا تعلق ہے' تو میں اس کو نہیں جانتا۔ عین ممکن ہے کہ ابو عبید کے شیخ (جن کا نام اسمٰعیل بن جعفر بن ابی کثیر الانصاری الزرقی ہے) نے اس راوی (یعنی مسلم بن سعید مولی ابن الحضرمی) کے نام میں غلطی کی ہو جب کہ صحیح نام "بسر بن سعید العابد المدنی مولی ابن الحضرمی" ہے۔

بروایت ابن جریر... حدیث ابی جہیم کے الفاظ یہ ہیں کہ دو آدمیوں کا قرآن کریم کی ایک آیت کے سلسلے میں اختلاف ہو گیا۔ ایک آدمی نے کہا: میں نے اس آیت کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایسے ہی سیکھا ہے (جس طرح کہ میں پڑھ رہا ہوں) جب کہ دوسرے کا بھی یہی کہنا تھا کہ میں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس آیت کو ایسے سیکھا ہے۔ لہٰذا ان دونوں نے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رجوع کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا "قرآن سات حروف پر نازل ہوا ہے لہٰذا تم قرآن میں جھگڑا مت کرو کیونکہ اس میں جھگڑا کرنا کفر ہے۔

حدیث سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ

آپ سے دو مختلف روایات منقول ہیں' دونوں کے راوی حماد بن سلمہ ہیں۔

امام احمد نے اپنی مسند میں بایں سند آپکی حدیث روایت کی ہے:

"قال حدثنا بهز حدثنا حماد بن سلمة اخبرنا قتادة عن الحسن عن سمرة"

(اس سند کے بعد متن حدیث مذکور ہے)[91]۔

ہیثمی کہتے ہیں کہ اس حدیث کو احمد' بزار اور طبرانی نے "اپنی تینوں معاجم میں روایت کیا ہے۔ جب کہ احمد کے رجال اور طبرانی و بزار کی ایک ایک سند کے رجال صحیح کے رواۃ ہیں۔ پھر حضرت سمرہ سے حدیث بیان کی کہ انہوں نے کہا: بلاشبہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں کہا کرتے تھے کہ ویسے تلاوت کیا کرو جس طرح تم پڑھائے گئے ہو۔ پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قرآن کریم بے شک تین حروف پر نازل ہوا ہے۔ تم اس میں اختلاف مت کرو کیونکہ یہ سب حروف برکت والے ہیں۔ ویسے ہی تلاوت کیا کرو جیسے سکھائے گئے ہو۔

... ہیثمی نے کہا: اس حدیث کو طبرانی اور بزار نے بھی روایت کیا ہے اور "ولا تجاجوا فیہ" کی بجائے "ولا تجافوا" کے الفاظ ذکر ہیں جب کہ دونوں کی سندیں ضعیف ہیں[92]۔

---

(۹۱) المسند : (۱٦/۵)   (۹۲) مجمع الزوائد : (۱۵۲/۷)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

...علاوہ ازیں ابو عبید نے بھی حدیث سمرہ "عن عفان عن حماد" کے طریق سے روایت کی ہیں لیکن اس میں "تین حروف" (قرآءات) کے الفاظ ہیں۔

واقعہ یہ ہے کہ اس روایت میں اشکال پایا جاتا ہے اور وہ اس طرح کہ یہ روایت "بہز عن حماد" کی روایت سے مختلف ہے۔ جب کہ بہز بن اسد العمی ثقہ اور ثبت راوی ہے' بلکہ عجلی کا تو یہاں تک کہنا ہے کہ "حماد بن سلمہ سے روایت کرنے والوں میں یہ سب سے زیادہ قوت حافظہ سے متصف تھے"..اسی طرح اس روایت کا راوی عفان بن مسلم بھی ثقہ ہے۔

لیکن اس کی یہ روایت شاذ ہے اور بہز کے اوثق ہونے کی بناء پر اس کی حدیث مقدم اور عفان کی یہ حدیث مرجوح قرار پائے گی۔ نیز عفان کی یہ روایت متواتر اور محفوظ احادیث کے خلاف ہونے کی بناء پر بھی مرجوح گردانی جائے گی۔ یہی وجہ ہے کہ ذہبی نے بھی اس روایت کو "حماد" کی "منکرات" میں شمار کیا ہے ۹۳۔

حدیث ام ایوب الانصاریہ

ام ایوب کی حدیث' سفیان بن عیینہ نے عبید اللہ بن ابی یزید کے واسطے سے روایت کی ہے۔ ابن جریر نے سفیان سے دو صحیح وجوہ پر اس کی تخریج بھی کی ہے ۹۴۔ اور امام احمد نے بھی اپنی مسند میں انہی سے صحیح سند کے ساتھ اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ حافظ ابن کثیر' احمد کی روایت ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں "یہ حدیث صحیح السند ہے" لیکن صحاح ستہ والوں نے اسے درج نہیں کیا ۹۵

۹۳۔ : میزان الاعتدال (۱/ ۵۹۴)...حافظ ابن کثیر نے بہز اور عفان دونوں کی روایت سے "سبعہ احرف" کے الفاظ بھی ذکر کئے ہیں۔ اور ان الفاظ کو "مسند" کی طرف منسوب کیا ہے۔ جب کہ مسند میں "ثلاثہ احرف" کے الفاظ ہیں۔ تو اس کی وجہ یہ ہو سکتی ہے کہ عین ممکن ہے ابن کثیر کو مسند کا کوئی اور نسخہ دستیاب ہوا ہو (جس طرح کہ حافظ ہیثمی کو دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا) لہٰذا انہوں نے وہاں سے سبعہ احرف کے الفاظ نقل کر کے ان کو "مسند" کی طرف منسوب کر دیا۔ بہرطور اس روایت کا روایاتِ متواترہ کی موجودگی میں کوئی مقام نہیں... نیز اس میں دو علتیں بھی پائی جاتی ہیں:

(i) حماد بن سلمہ اگرچہ ثقہ راوی ہے لیکن انہیں کبھی وہم بھی لاحق ہو جاتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ حدیث آپکے وہم کی نذر ہو گئی ہو۔

(ii) اس روایت میں "قتادہ" عنعنہ سے روایت کرتے ہیں جب کہ وہ "مدلس" راوی ہیں اور قاعدہ یہ ہے کہ مدلس راوی کا "عنعنہ" قابل احتجاج نہیں۔

(۹٤) تفسیر ابن جریر: (۱: ۳۰) (۹۵) فضائل القرآن (ص ٦١).

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

حدیث کے الفاظ یہ ہیں کہ نبی اکرم ﷺ فرماتے ہیں "قرآن سات حروف پر نازل کیا گیا ہے، جس پر بھی تم تلاوت کروگے تو حق کو پہنچو گے" ۹۶۔

مذکورہ بالا احادیث مقدسہ کے علاوہ نبی اکرم ﷺ کے دوسرے صحابہ سے بھی "احادیث حروف سبعہ" مروی ہیں، لیکن ان میں اکثر ضعیف اور سند ردی سے منقول ہیں۔ جیسا کہ ایسی ہی ایک حدیث طبرانی نے "عن عمر بن ابی سلمہ بن عبدالاسد" کی سند سے روایت کی ہے۔۔ جس کے بارے میں ہیثمی کا کہنا یہ ہے کہ اس سند میں عمار بن مطر ایک راوی ہے، جو انتہائی "ضعیف" ہے۔ جب کہ بعض نے اس کو ثقہ بھی گردانا ہے ۹۷۔

اسی طرح طبرانی نے ہی ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے بھی ایک روایت نقل کی ہے جس کے بارے میں ہیثمی کہتے ہیں کہ اس میں "میمون بن حمزہ" ہے جو کہ "متروک" ہے ۹۸۔

ابن جریر نے یزید بن ارقم سے ضعیف ترین سند سے ایک حدیث روایت کی ہے، لیکن اس سند میں عیسیٰ بن قرطاس ہے جو کہ "کذاب" ہے ۹۹۔

ابو مجاہد (صاحب مضمون) کہتے ہیں: یہ ہے وہ حدیث!!.. جو اہل علم میں "حدیث حروف سبعہ" کے نام سے معروف ہے۔ تمام ائمہ اعلام (صحابہ، تابعین اور محدثین) کا اس حدیث کی روایت اور امت کے لئے نقل کرنے پر اتفاق و اجماع ہے۔ علاوہ ازیں اس حدیث کی مذکورہ اسانید اور روایت سے یہ بات پایہ ثبوت کو پہنچ جاتی ہے کہ یہ حدیث سنداً "متواتر" ہے جس کو ہر طبقہ سے جمہور محدثین اور ہر زمانہ سے ایک جم غفیر نے روایت کیا ہے۔ لہٰذا اس حدیث کے تواتر میں نہ کوئی شک ہے اور نہ ہی کوئی اضطراب! بلکہ ہم دیکھتے ہیں کہ جملہ روایت (قطع نظر اس سے کہ صحیح ہوں یا ضعیف) "سبعہ" کے لفظ پر متفق و مجتمع ہیں۔ اسی طرح تمام احادیث آپ ﷺ کے اس فرمان "علی سبعہ احرف" کو بالاتفاق نقل کرتی ہیں، ماسوائے سمرۃ بن جندب کی حدیث کے، جو عفان بن حماد کے طریق سے روایت ہونے والی حدیث ہے۔۔ جس کی تردید بھی اپنے مقام پر گذر چکی ہے۔

ان تمام حقائق کے باوجود! جب اس سلسلے میں وارد ہونے والی جملہ احادیث کا بغور مطالعہ کیا جائے، تو ایسی کوئی عبارت ہمیں دستیاب نہیں ہوتی جو "سبعہ احرف" کی ایسی کامل اور شافی تفسیر

---

(۹۶) تفسیر ابن جریر : (۱:۳۰)

(۹۸) مجمع الزوائد : (۷:۱۵۳) .

(۹۹) تفسیر ابن جریر (۱:۲۴) .

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کردے جس سے نزاع ختم ہو اور اختلاف کے دروازے بند ہو جائیں۔ لہٰذا مقصد کی تکمیل اور جواب کی تلاش و جستجو کے لئے اب ایسے علماء و محققین کی طرف ہم رجوع کرتے ہیں جو استنباط معانی میں تدبرو تفکر، دقت نظر اور غوروخوض کی اعلیٰ صلاحیتوں سے بہرہ ور ہیں۔

جب معاملہ اس قدر عظیم ہو کہ اس حدیث کو مشکلات اور متشابہات میں بھی شمار کیا گیا ہے حتیٰ کہ ایک جماعت نے اس حدیث کے سمجھنے کو اور اس کے معانی و مفاہیم کے ادراک کے اہم کام کو اللہ تعالیٰ کی طرف تفویض کیا ہے۔ تو مجھ جیسے کمترین کی طرف سے یہ عزم درست معلوم ہوتا ہے کہ اس عظیم حدیث کے معانی و مدلول پر اس قدر غوروفکر کیا جائے کہ عقل و فہم اس کے مشابہ ہونے کا انکار کردے اور قوم مسلم اس کی جامع مانع تفسیر کرکے سرفراز ہو۔ بایں وجہ کہ اس حدیث کا کتاب الٰہی سے گہرا تعلق ہے اور اپنے مدلول کے قابل قدر اور عالی مقام ہونے سے گہرا واسطہ ہے۔

ان جملہ مقاصد کا حصول... محل نزاع، اختلاف اور اس کے اسباب کے بارے میں مستقیم رویہ روا رکھے بغیر ناممکن ہے، اس کے لئے محنت شاقہ اور مقصد سے لگن کے ساتھ ساتھ، دقت نظر اور اقوال کے مابین تقابل میں گہرائی تک جانا بھی لازمی اور حتمی ہے۔ کیونکہ "حدیث حروف سبعہ" اور اس موضوع کے بارے میں فقط بعض پہلوؤں پر روشنی ڈال دینا اور کچھ چھپے ہوئے گوشے اجاگر کردینا کافی نہیں بلکہ تمام جوانب و اطراف کا احاطہ کرکے ہی اور تمام سوالات کے بارے میں صائب رائے دیکر ہی اس مقصد کو پایا اور مفاہیم کو حل کیا جاسکتا ہے۔ لہٰذا میں اللہ تعالیٰ سے خصوصی ہدایت کا طالب ہوں کہ وہ مجھے اس بحث کو درج ذیل موضوعات اور نقاط پر مرکوز کرنے کی توفیق عطا فرمائے:

ا۔ پہلا نقطہ یہ ہے کہ حدیث سبعہ احرف سے متعلقہ جملہ روایات اور متن میں ثابت شدہ مختلف الفاظ کے درمیان موازنہ کیا جائے (جس کی تفصیل ذکر ہو چکی ہے)۔

۲۔ اس حدیث کے بارے میں تحقیق کرنے والے علماء کرام اور ائمہ عظام کے جملہ اقوال، ان اقوال کا اس حدیث کی روایت اور متن پر انطباق، اور ان کا باہمی تقابل اور موازنہ کرنا۔

۳۔ ان تمام اقوال کو موجودہ قرآءات پر پیش کرنا جو کہ متواتر اور ہر لحاظ سے مکمل ہیں اور ان قرآءات اور روایات و اقوال کے مابین مقارنہ و موازنہ کرنا۔

۴۔ ائمہ کے تمام اختلافات اور استنباطات کی روشنی میں "سبعہ حروف" سے کیا مراد ہے؟ اس پر تفصیلی بحث! علاوہ ازیں قرآءات پر وارد شدہ اعتراضات اور ان سے حاصل ہونے والے نتائج کی نشاندہی کی کوشش کرنا۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ